

جانی بلیس

ایک سنسنی خیز کہانی

پیشکش کنندہ: اورینٹل پیپر ہاؤس
معاون رسالہ



سینہ!

ادارہ ہمدرد کی انتظامیہ مسلسل جاری تھی، حکیم سعید شہید مسعود احمد برکاتی مرحوم اور دیگر شخصیتیں پیشے تھے۔ اکاؤنٹ کے ساتھ ایک مولیٰ سی فائل رکھی تھی۔

”اس فائل میں کیا...؟“ حکیم سعید شہید نے پوچھا۔

”میرے اس فائل میں ماہ نامہ ”نونہال“ کی آمدنی اور خرچ کا دس سالہ گوشوارہ دیا ہے۔ اس کے اسٹاف کی تنخواہیں، پر تنگ اور دیگر اخراجات کروڑوں کے ہزاروں پر تھے ہیں۔ جب کہ آمدنی صرف چند لاکھ ہے۔ یہ رسالہ مسلسل خسارے میں جا رہا ہے۔ وہیں تک ہے کہ اسے بند کر دیا جائے۔ ان شخصیات کن کر حکیم سعید شہید کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔ اور انھوں نے اکاؤنٹ کو غلط کرتے ہوئے کہا: ”بچوں کے اس رسالے سے حاصل ہونے والا منافع آپ نہیں بچا سکیں گے۔ آگے پیچھے۔“

مطلب اس موضوع کو بند نہ دیجیے۔ ہمدرد مالی نقصان میں جا رہا ہے۔ لیکن بچوں کی تعلیم، تربیت اور تفریح کی صورت میں اس سے جزیع حاصل ہو رہا ہے۔ وہ بہت بڑا نفع ہے۔

ماہ نامہ ”ہمدرد نونہال“، حکیم سعید شہید اور مسعود احمد برکاتی سے کوئی واقف نہیں۔ وطن عزیز میں بچوں کے ادب کے لیے کی جانے والی ان کی کوششوں کو اردو ادب بھی فراموش نہیں کر سکے گا۔ ماہ نامہ ”ہمدرد نونہال“ نصف دہائی سے نونہالان وطن کے دل و دماغ کی آبیاری میں کوشاں ہے۔ اس وقت ملک میں بچوں کے جتنے بھی رسائل ہیں۔ تقریباً سبھی مالی طور پر خسارے میں ہیں۔

بہت سے قومی مشکلات کی وجہ سے بند بھی ہو گئے۔ اور بہت سے چراغ بس ٹھہرا رہے ہیں۔ کسی آن بجھنے کو ہیں۔ اور اس کی وجہ سے صرف و صرف یہ ہے کہ۔ کتاب بینی کا شوق کم ہو کر رہ گیا ہے۔ آج کل مطالعہ کا شوق رکھنے والے چراغ تو کیا سورج لے کر بھی ڈھونڈنے سے بڑی مشکل سے ملے ہیں۔ ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑائیں تو اسے حیرت کے اچھل ہی پڑیں گے۔ خاندان بھر میں یہ

مشکل ایک آدھ۔ اور بعض خاندانوں میں تو ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا جو مطالعے کا شوق رکھتا ہو۔ اور یہ بہت ہی خطرناک صورت حال ہے۔ اتنی خطرناک کہ شاید ہی کوئی اور صورت حال ایسی خطرناک ہو۔ اس کے سب سے خطرناک نتائج جو زور و شور سے سامنے آ رہے ہیں۔ بچے تو بچے، بڑے بھی اردو اہلادہ و رسم الخط سے نا آشنا ہوتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر جب سے موبائل سمجھو اور سوشل

میڈیا پر رومن اردو نے زور پکڑا ہے۔ جب سے تواریخی کتب کمر بھی پوری ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ عربی کے بعد اسلام کا تقریباً اکثر حصہ اردو میں ہے۔ اب اگر ہم اردو سے ہی پیدل ہو جائیں گے تو قرآن و احادیث کا ترجمہ اسلامی تاریخ کی

کتب۔ مسائل و فقہ فقیر و کچھ چاہ سکیں گے؟ کیسے سمجھ سکیں گے؟ اس کا ایک ہی حل ہے۔ ہم روزانہ یا قاعدگی سے اردو کی کوئی کوئی کتاب ضرور پڑھیں۔ چاہے ایک آدھ صفحہ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن پڑھیں ضرور۔ اپنے بچوں کے لیے اردو کا کوئی ایک ماہانہ رسالہ ضرور خریدیں۔

میں نے میں کم از کم ایک کتاب یا بچوں کا ایک ناول تو بچے کو ضرور خرید کر دیں۔ اور پھر اپنی عمرانی میں اس کا مطالعہ بھی کروائیں۔ سچے سے پوچھیں کہ اس نے اس کتاب یا ناول میں موجود خوبیوں سے کیا سیکھا۔ کیا سمجھا۔ اردو کتابیں اور رسالے خریدنے سے جہاں آپ اور آپ کے بچوں کو فائدہ ہو جائے گا۔ وہیں کتابیں اور رسالے پھاڑنے والوں کا بھی بھلا ہو جائے گا۔

اور ان کا بھلا کر کے گویا ہم اپنا بھلا کر رہے ہیں۔ کیوں کہ وہ بھلائے محسن ہیں۔ خدا نخواستہ اگر ان لوگوں نے بھی چھاپنا چھوڑ کر کوئی اور کام کرنا شروع کر دیا تو پھر اردو کتابیں دیکھنے کو بھی نہیں ملا کریں گی۔ مسعود عثمانی نے کہا تھا:

کاندھ کی یہ مہک یہ نشرو ملنے کو ہے یہ آخری صدی ہے کتابوں سے عشق کی

رحمۃ اللہ علیہ

اب کے خیر بھیب محمد رفیع علیہ السلام

ماہنامہ
نونہال
جلد 3

شمارہ 10
صفر المظفر 1440ھ / اکتوبر 2018

مفتی خالد محمود

مفتی محمد بن جمیل

مفتی مرزا علی محمد ہارثی

مفتی محمد رفیع علیہ السلام / نذیر بانی

مفتی طلحہ منیر، ام بشار، محمد طیب الیاس

حاکم علی سیّد، الیہ وکیٹ

نور محمد عرف

اورنگ زیب

راکھ رضا

ادارہ ہمدرد کی انتظامیہ

فون 0335-1620824

70/-

1000/-

فون 0335-1620824

042-37300590

ایک نظر میں



26

قصہ ایک مقابلے کا
مستقیم راج اردلی

3

اسلامی سال کا آغاز
ملک کی عید مسعود

30

ہرم اقرأ
قارلین

4

دو مومن نہیں ہو سکتا
ملک کی عید مسعود کا ہوا

32

بچپن کی باتیں
مستقیم راج اردلی

5

ہک تک تار سے (نغم)
مستقیم راج اردلی

33

اقرأ نیوز
ادارہ

6

خواب کا خواب (لفظ گر)
ملک کی عید مسعود

34

قاتل کس
مستقیم راج اردلی

9

بازی و قادی (تصویری کہانی)
مستقیم راج اردلی

39

مواہی گندم خواب چٹا
مستقیم راج اردلی

12

آداب نکیس
ملک کی عید مسعود

41

نعت کدہ
امیر بشار

14

سرخ سیارہ (سرخ گنبد) کا
لوٹا دھواں

42

نوا آموز
مستقیم راج اردلی

20

یہ بڑی شان والا ہے
مستقیم راج اردلی

56

سرنا ہوا شاہ کار
مستقیم راج اردلی

22

جنگل نیوز
مستقیم راج اردلی

60

میرے مل راجی
مستقیم راج اردلی

24

خبر تازہ ہے
مستقیم راج اردلی

اسلامی سوال کا آغاز

”مستحبات فرستے کہ اللہ کے نزدیک صحیح کی تعداد بارہ ہے، جو اقل کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق آج ہمارے ہاتھ پہنچی آئی ہے، جس میں اقل سے آدھوں میں (یعنی کوہ اکیلا) میں بارہ صحیفوں میں سے چار رحمت واسلے میرے ہیں۔“

ان میں جو چاہتے ہیں ان کے نام ہیں درج ذیل القصد: ذوالالحجہ الحرام
ایک مرتبہ آگے ہے اور جن کے لیے یہ یاد دہانی ہے اور چاہتے ہیں ان کے نام ہیں ذوالالحجہ الحرام
سے مشور کے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلسلہ کی طرح جاری ہے۔

لیکن ایک سال پہلے ایک سال اور کسی ایک سال کا حسین کر کے دو سال کا جواب گاؤں دے گا کہ ایک سال اور خیر انہی دو کے دو واقعات سے ہوا۔

نہلاتے، بہت سے انعام فرمے اور تقاضے اکوڑ کرتے۔ اسی طرح گورنمنٹ کے محکمات بھی
معاذ اللہ بہت کے درجے کے افسرانہ عیالات طلب کرتے رہے۔ اکثر و بیشتر ان عیالات میں چار یا
پنچ بھائی بھین ہوتی تھی۔ اس لیے ان عیالات پر اعلیٰ کرلے میں دقت پیش آتی۔ اس
لیے ان عیالات میں چار یا پنچ بھائی خیراتے محسوس ہوتی اور ای شہت سے ان خیراتے کا
اداس کیا گیا۔ حضرت امراضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کو جمع فرما کر مقررہ کیا سب نے اس

کے ہر فرد یا کمپنوں کا جاننا ہوتا ضروری ہے۔ حالانکہ اس بات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن اگر یہ کیا جائے تو مسلمانوں کو پچھلے دور کی طرح دوسروں کی رسومات کے بارے میں پوچھنا نہ ہونی چاہیے بلکہ ان کی کوئی تاریخ نہ ہونی چاہیے اور نہ ہی اس کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔ جو وہاں سے نہیں۔ کچھ دنوں بعد اس کی جرحا منٹ ہوا کرتی ہے اور پچھلے مکتبہ کی طرح ہوجاتی ہے۔

ایسا ہی ہماری کرتے ہیں۔ تمام چیزوں کو چھوڑ کر والدہ ہجرت پر نظر رکھیں۔
ضمیمہ کیوں کہ یہ واقعہ اسلام کی تاریخ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس واقعہ کے بعد
اسلام کا راسخ و کامرانی کی طرف بے درگم قدم فزادے، و توحات کی بنیاد اور رنگ میل بنی
والدہ ہجرت ہے۔ اسی ہجرت کے بعد مسلمانوں کی باقاعدہ ریاست (ریاست مدینہ)
قائم ہوئی۔ ہجرت کے واقعہ کا خلاصہ آج اس لیے لکھا گیا تاکہ سب سائل شرع و اعتقاد
واقعہ پایا کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں وہی جذبہ و یار و ہمراہ اس ہجرت کے وقت تھا کہ
خبر اسلام کو سنا تو ان کے لیے جہنم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

مگر سلطان اعلیٰ کی طرف سے اس طرح کا جواب ملے گا کہ اپنا سب کچھ بیچو، جس کی
 جہ سے اپنے ماضی سے ہٹاؤ، کھڑے ہو جاؤ، جہ میں حالانکہ روز و رات کو آج اور دیگر بہت
 سی عبادات اسی میں بھری کے حساب سے اسلامی مکتبوں میں ادا کی جاتی ہیں۔ اس لیے
 حکیم الامت محمد امجد حضرت مولانا شرف علی قانونی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

”چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حساب قمری پر ہے اس لیے اس کی حفاظت قرآن میں
 اسباب سے رہی۔ اگر ساری سبت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنائے جس سے قمری
 حساب خارج ہو جائے تو سب گناہگار ہوں گے اور اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا
 استعمال کی جہاں چاہے اسے غلط ضرور ہے۔ حساب قمری کا یہاں تاہم اس کے فرض
 کو اپن ہونے کے بارے میں اظہار ہے۔“ (جہاں قرآن)

[illegible]

ہے کہ اس عظیم اور کمالی اہمیت کو ان ماسوائی مجاہدین نے دیا ہے۔ اور اگر تاریخ بھی دیکھ لیں تو

عالیہ بنت کلام

جدائے

جگ جگ تم تم تارے کتنے کتنے پیارے
چم چم جب بھی تارے چمکیں دنیا کو یہ رونق بخشی
اک دو کب ہیں لاکھوں تارے روشن روشن پیارے
پاک کے پیلو میں اک تارا سونا کتنا پیارا
جنتی کوشتی کر لی جائے کوئی بھی ان کو گمن نہ پائے
شب کو چم چم کرتے آئیں دن کو تارے یہ چھپ جائیں
چم چم سورج تم تم تارے روشن دنیا کے نظارے

خواب کا خواب

نہایت مادی

پوچھا کہ وہ ابو کو کر کیا بتاتا ہے تو اُس نے محبت جواب دیا تھا۔
 "میں ڈاکٹر بن گا، میرے ماموں ڈاکٹر ہیں، میرے چچا ڈاکٹر ہیں، میں بھی
 ڈاکٹر بن کر اپنے مرنے کا نام روشن کروں گا۔"
 "اس کے لیے تمہیں بہت زیادہ پڑھنا پڑے گا، خوب محنت کرنا ہوگی۔" نیچر
 بولی۔

"میں محنت کروں گا، خوب... خوب پڑھوں گا۔" سروش نے کہا۔
 سروش ابتدائی جماعتوں میں تو محنت کرتا رہا پھر عمر سے اس کی دوستی ہوئی کہ وہ
 کتابوں سے ذرا دور رہنے لگا۔ امی ابو اسے سمجھاتے تو وہ کچھ دن تو خوب پڑھتا پھر
 کتابوں کو بھول جاتا۔ اس کے امی ابو نے بھی اپنی آنکھوں میں یہ خواب سمجھایا تھا۔ کہ سروش
 ڈاکٹر بنے گا۔ اس کے خواب کہ اس وقت ذرا سی ٹھیس پٹی تھی جب ایک دن سروش کے
 اسکول کے پرنسپل عبداللہ کلاس کے ابو کو فون آیا تھا۔ سروش اُس وقت جماعت نہم میں تھا۔
 "سروش دو دن سے اسکول کیوں نہیں آ رہا؟"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" سروش کے ابو کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔
 "جی میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سروش دو دن سے اسکول کیوں نہیں آ رہا؟"
 "سروش تو گھر سے روزانہ اسکول جا رہا ہے، وہ اپنے دوست عمر کو لے کر اسکول جاتا
 ہے۔" ابو نے بتایا۔
 "عمر بھی دو دن سے اسکول سے غیر حاضر ہے۔" پرنسپل نے بتایا۔
 "جی میں آپ نے سنا رابطہ کروں گا۔" پرنسپل کا فون سن کر ابو کا سر جھکانے لگا تھا۔
 شام کے وقت سروش گھر سے سر جھکانے اپنے امی ابو کے سامنے کھڑا تھا۔
 ابو اسے مارنے کے لیے آگے بڑھے تو امی جان نے انہیں روک لیا۔

"یہ... یہ... یوں کیوں نہیں کیا یہ گونگا ہے؟" ابو کے لیے اپنے خاص پکا پور کھانا
 بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"ابو! سروش بیٹے اتم دو دن اسکول کون نہیں گئے؟" امی کے لہجے میں محبت تھی۔
 "دو دن... میں اور عمر... سیر کرنے گئے تھے۔"
 "اچھا تو سیر کرنے گئے تھے۔" اتنا کہہ کر ابو نے سروش کی جوتوں سے خوب مرمت کی۔
 اگر امی نے اسے اپنی اوس میں نہ کیا ہوتا تو ابو اس کی مزید مرمت کرتے۔
 "میں اب تمہیں خود اسکول چھوڑ کر آیا کروں گا، ٹیوشن کے علاوہ تمہارا شام کے
 وقت اور پچھنی کے دن گھر سے لگتا بند ہے، خواب دیکھ رہے ہو ڈاکٹر بننے کا اور پڑھائی
 سے بھاگ رہے ہو۔" ابو کا غصہ اپنی آخری حد کو چھو رہا تھا۔

خواب ابھی بول ہی رہا تھا کہ ملکہ اُردو زبان کے دربار میں ایک اور خواب

ملکہ اُردو زبان کا نام میں موجود تھیں۔ خواب اپنا خواب سنانے کے لیے بے چین
 تھا۔ خواب نے کل رات ایک عجیب خواب دیکھا تھا۔ وہ جیسی سے پریشان تھا۔ خواب
 نے ملکہ اُردو زبان کے دربار میں حاضر ہو کر اپنا خواب سنانے کی اجازت اجازت طلب کی
 تو ملکہ عالیہ نے اپنی رعب دار آواز میں کہا:

"خواب کو اپنا خواب سنانے کی اجازت ہے، بتاؤ کیا خواب دیکھا ہے تم نے؟"
 "ملکہ عالیہ! بہت ہی سادہ خواب تھا، بہت سے لوگ میرا تعاقب کر رہے ہیں، میں
 کے ہاتھ میں ڈنڈا اور کسی کے ہاتھ میں پستول تھا۔ سبھی بلند آواز میں ایک دوسرے کو کہہ
 رہے تھے کہ خواب کو نکال کر واپس لفظ گھر نہیں جانا چاہیے۔ یہ باتیں سن کر مجھے اپنی جان
 کے لالے پڑ گئے، مجھے ایسے لگا کہ اب میں زندہ نہیں رہوں گا، ایک نوجوان میری طرف
 بڑھا، میں نے پہلی نظر ہی میں اسے پہچان لیا تھا۔" خواب اتنا کہہ کر خاموش ہوا تو
 دریاخت نے دریاخت کیا۔

"کون تھا وہ نوجوان؟"
 "وہ سروش تھا، ہاں وہی سروش جسے ڈاکٹر بننے کا شوق تھا۔"
 "تھا کیا مطلب؟" سوال نے سوال کیا۔

"تھا اس لیے کہ اس نے خواب تو ڈاکٹر بننے کا اپنی آنکھوں میں سمجھایا تھا، مگر خواب
 کو تعبیر دینے یا اسے حقائق کا روپ دینے کے لیے اس نے کچھ نہیں کیا تھا۔ جب خواب
 نوٹے ہیں تو اس کی کڑیاں ہم تکلیف دیتی ہیں، سروش کے ساتھ بھی ایسا ہوا، اپنی
 لفظوں کی اصلاح کے بجائے وہ اپنے کو اپنے لگا قسمت کو بُرا بھلا کہنے لگا۔"
 "سروش ڈاکٹر اب یہی کہتا ہے کہ میری تو قسمت ہی خراب ہے۔" قسمت بھی بول
 اٹھی تھی۔

"تم سروش کو کب سے جانتے ہو؟" ملکہ اُردو زبان نے خواب سے سوال کیا۔
 "میں سروش کو بچپن سے جانتا ہوں، وہ بہت چھوٹا سا تھا، ایک نیچر نے اُس سے

پہاتے ہوئے داخل ہوا۔ اس کی کہانی سرروش کے خواب سے مختلف نہ تھی۔ اس خواب کو بھی اپنی جان کا خطرہ تھا۔ ملکہ عالیہ نے اسے ایک طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”پھر سرروش نے کیا کیا؟“ قسمت بولی۔
”سرروش نے کیا کچھ نہیں کیا، ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر جماعت کے پتھروں کے پر میز سے گردے ٹیوب لائن توڑ دی۔ اس مشن کی سربراہی سرروش نے کی تھی۔ اسکول سے نکالے جانے والے ساتھیوں میں اس کا نام سرفہرست تھا۔ پرنسپل نے سرروش کے ابو کی ایک بھی بات نہ سنی تھی۔ اُسے نئے اسکول میں بیک مشکل سے داخل ملا۔ اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سرروش اپنے خواب یعنی میری تعبیر کے لیے محنت کرو، مگر نے محنت تو کی مگر نئی نئی

شرارتیں ایجاد کرنے میں۔ ایک شرارت سے تو جماعت کا ایک طالب علم بے ہوش ہو گیا تھا۔“ خواب کی ابھی بات چاہی تھی مگر محنت نے پوچھا:
”وہ شرارت کیا تھی؟“

”سرروش کی نگلی میں کسی نے ایک مونا سا چوہا مار کر پھینکا تھا۔ سرروش نے ایک شاپنگ بیگ میں چوہے کو ڈالا اور سائیکل کے ہینڈل سے لٹکالیا۔ اسکول پہنچنے پر مردہ چوہا رضا کے پیچھے پھینکا تھا۔ اسمبلی کے بعد طلبہ جماعت میں آئے تو رضا نے پہلے پیرنڈے کے لیے ریاستی کتاب نکالنے کے لیے بیگ کھولا تو وہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا، کلاس ٹیچر سرعلی جماعت میں آگئے تھے۔

”یہ... یہ... یہ...“ جلال نے رضا کا ہاتھ پکڑا تھا۔
”کچھ دیر بعد رضا اسکول کی کلاس میں موجود تھا۔ جلد ہی اُسے ہوش آ گیا تھا۔“
”رضا اب کیسا محسوس کر رہے ہیں؟“ سرعلی نے پوچھا۔
”میں... میں...“ ٹھیک ہوں وہ چوہا۔“ رضا اتنا ہی کہہ رہا۔

”چوہا کیا مطلب؟“ سرعلی کے سوال کے جواب میں رضا نے سب کچھ بتا دیا۔
”سرعلی نے پرنسپل کے کہنے پر چوہے کے ہارے میں کھونج لگایا تو سرروش پر شک کا اظہار ہوا۔ ایک وقت یقین میں بدلتا تھا جب صفائی کرنے والے ارشد نے بتایا

کہ اُس نے ہاتھ میں صفائی کرتے ہوئے دیکھا تھا کہ سرروش کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا شاپنگ بیگ تھا، وہ صبح کے کھانے سے ملنے والا مردہ چوہا بھی نیلے رنگ کے شاپنگ بیگ میں تھا۔ جب سرروش کے کمرہ دارنگہ کھنگ ہوا تو اُس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔

اعتراف جرم کے بعد اس کا اسکول میں رہنا ممکن نہ تھا۔ اس کی حرکتوں کے باعث اُسے دوسرے اسکول سے بھی نکال دیا گیا۔ ایسی باتیں بھلا کب چھپی رہتی ہیں۔ محلے داروں اور رشتہ داروں کو سرروش کی حرکات کا علم ہو گیا تھا۔ انہی دنوں ایک رشتہ دار کی عطاوی گئی۔ سرروش ایک طرف بیٹھا ہوا تھا کہ دولڑکے ریحان اور ذی شان اُس کے پاس آ گئے۔
”ابن یہی ہے وہ۔“ ریحان نے سرروش کی طرف اشارہ کیا۔
”کون وہ؟“ سرروش نے فوراً ریحان کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔
”کوئی بھی تو نہیں، دو لڑکیاں ایسے ہی بات کر رہی تھیں۔“ ریحان گھبرا سا گیا تھا۔
”اگر نہیں بتاؤ گے تو انہی محنت کروں گا کہ عمر بھر یاد رکھو گے۔“ سرروش نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

”تھوڑا دے۔“ ذی شان نے مدخلت کی۔
”اسے تو میں بعد میں دیکھتا ہوں، پہلے تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔“ یہ کہہ کر سرروش نے ریحان کو دھکا دے کر ایک طرف پیٹھ کا اور ذی شان پر پل پڑا۔ اگر لوگ لکھ بچاؤ نہ

”چھوڑو اسے۔“ ذی شان نے مدخلت کی۔
”اسے تو میں بعد میں دیکھتا ہوں، پہلے تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔“ یہ کہہ کر سرروش نے ریحان کو دھکا دے کر ایک طرف پیٹھ کا اور ذی شان پر پل پڑا۔ اگر لوگ لکھ بچاؤ نہ

حقیقت کا رہا ہے۔ بچے کے لیے محنت کا ہاتھ بکڑنا اور کوشش کو ساتھ رکھنا ہے۔ ضروری ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو خواب پھر غلاب بن جاتے ہیں۔ خواب جب غلاب بن جائیں تو زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ خواب کے خاموش ہوتے ہی ملکہ عالیہ نے کچھ سوچا پھر تلاش کو تشبیہ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ کچھ دیر میں تشبیہ دربار میں موجود تھی۔ اس نے دربار میں بلانے کی وجہ پوچھی تو ملکہ عالیہ نے کہا:

”انسانوں کے درمیان جاؤ اور اس بات کی تشبیہ کرو کہ جب خواب کے سرور میں کسی شخص کے لیے عملی قدم بھی اٹھاؤ، محنت کرو، کوشش جاری رکھو، خواب پھر خواب نہیں رہتا۔ کامیابی میں بدل جائیں گے، جو خواب آنکھوں میں بسا ہوگا، وہ پورا ہوگا، محنت سے مزہ موز کرنا خواہیں تو یہ محنت کو، خوابوں سے پیار کرو، نفرت مت کرو۔“

تشبیہ نے اس بات کو درمیان ملکہ آرزو زبان کا پیغام پہنچایا۔ سرور میں یہ پیغام پہنچی گیا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ خوابوں کو مارا نہیں کرتے۔ خواب زندہ ہوں تو زندگی کا احساس ہوتا ہے۔ خواب کو پھر خواب دکھائی دیا تھا۔ مگر یہ خواب پچھلے خواب کے برعکس تھا۔ کوئی خواب کو مارنے کے لیے آگے نہیں بڑھتا تھا۔ کچھ تو جوان خواب کو اپنے ساتھ لے کر جاتا چاہتے تھے۔ سرور نے اب اپنے میڈیکل سنور کے آغاز کا خواب اپنی آنکھوں میں بسا دیا تھا۔ وہ اب کی بار خواب کو ناراض کرنا نہیں چاہتا تھا۔ خواب سرور کو دیکھ کر مطمئن ہو کر خوش ہو گیا تھا۔ اس کے دائیں بائیں محنت اور کوشش دکھائی دے رہی تھی۔ محنت اور کوشش کو دیکھ کر خواب خوش خوش سرور کی طرف بڑھ گیا تھا۔ خواب جان گیا تھا کہ خواب اب خواب نہیں رہے گا۔ کوشش اور محنت سے خواب کو حقیقت کا روپ ضرور دے گا۔

کر دیتے تو سرور میں ان کا سرور پھوڑ دیتا۔ سرور نے ذی شان کے والد سے معذرت کی اور یوں معاہدہ کر لیا۔ سرور نے اب اسے مسلسل گھورتے رہے۔ جب وہ گھر جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھتا ہوا پوچھا:

”اب اسکول کے بعد دوسری جگہوں پر بھی لڑائی جھگڑا کرو گے، ریمان اور ذی شان سے جھگڑا کیوں کیا ہے؟“

”وہ جھگڑتے تھے کہ میں ان کی بات نہیں سمجھ سکا، میں سب کچھ سمجھ گیا تھا، وہ آج بھی میں باتیں کر رہے تھے کہ میں وہ ہوں جس نے ایک طالب علم کے بیک میں مردہ چو بار کھا تھا۔“ سرور نے آواز قدرے بلند تھی۔

”تو اس میں کھسک کر نہ والی کون سی بات ہے، یہ بات سچ تو ہے۔“ ابو بولے۔

”وہ کون ہوتے ہیں؟“ ابو نے اسے سنا دیا۔ ”امی جان اگر سرور کے کندھے پر ہاتھ نہ رکھیں تو وہ مزید کچھ کہتا۔“

”غلط کام کرو گے تو ایسا ہی ہوگا۔“ ابو نے کہا۔

پھر گھر تک گاڑی میں خاموشی ہی رہی۔

خواب ملکہ آرزو زبان کے دربار میں مزید کچھ بتاتا۔ ایک اور خواب، روتا پڑتا تھا۔ وہ بھی میں دیکھ گیا۔ کبھی کسی کا خواب تھا، جو محنت نہ کرنے کے باعث شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا تھا۔ وہ بھی بہت کچھ بتا اور سناتا رہتا تھا۔ ملکہ عالیہ نے اسے بھی اشارہ کر کے ایک طرف بیٹھا دیا۔ پھر سرور کا ستا خواب بولنے لگا:

”سرور نے جب اسکول کا امتحان پاس کیا تو اس کے اچھے کم نمبر تھے کہ کسی اچھے کالج میں اسے داخلہ مل سکا۔ خواب تو ڈاکٹر بننے کا تھا اس لیے جہاں پری میڈیکل میں داخلہ ملا، لے لیا۔ ڈاکٹر بننے کا خواب کالج میں بھی خواب ہی رہا۔ دو سال پر لگا کر ڈاکٹر بننے کی طرح ایف ایس سی میں بھی سرور کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ سرور کا ڈاکٹر بننے کا خواب پورا نہ ہو سکا، اب ہر وقت اس کی زبان پر شکوہ و غم تھا۔ اپنی بڑی قسمت کا رونا تھا۔ اسی رونے پینے میں پڑھائی اور خواب بھرتے پیچھے رہ گیا۔ آخر وہ ایک میڈیکل سنور پر پریل مین کی حیثیت سے کام کرنے لگا۔ آست میڈیکل سنور میں کام کرتے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں، اب بھی وہ اپنی ناکامی پر رونا مرنے کے بجائے خود کو کوستا ہے، اپنی قسمت کا رونا روتا ہے۔ ملکہ عالیہ یہ تھا وہ خواب جو ایک خواب یعنی میں نے دیکھا ہے، اس میں کبھی کوئی قصور ہے۔ خواب دیکھنا ہر ایک کا حق ہے مگر خواب کو



باز کی وفاداری

اس کا نام بھی

اس کا نام بھی

1 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

2 "میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

3 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

4 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

5 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

6 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

7 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"

8 "ہاں، میں اس کی وفاداری کی مثال دیکھ رہا ہوں۔"



10 "شاید اس پہاڑی کی چوٹی پر پانی کا کوئی چشمہ ہو۔ مجھے اوپر چڑھنا چاہیے۔"

9 بادشاہ اور اصرار پانی تلاش کرنے لگا، بادشاہ کا باز بلند کی اذرا شاہ بادشاہ نے دیکھا باز کے ہاتھ پکے ہوئے تھے، پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

11 بادشاہ پہاڑ پر چڑھنے لگا۔

13 "تم کیوں چلا رہے ہو؟ میں بہت تھک چکا ہوں۔ پیاس کی شدت سے میرا منہ خشک ہو رہا ہے۔ میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے لگا ہوں۔"

12 "جیس... جیس... جیس..."

16 اتنے میں باز بادشاہ پر چھٹا۔ باز نے بادشاہ کے ہاتھ سے مشکیزہ چھین لیا۔ بادشاہ کو بے حد غصہ آیا۔

14 "پتا نہیں میرے باز کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ اس طرح کیوں چلا رہا ہے۔"

15 "اے گستاخ پرندے اذرا صبر کر... پہلے میں پانی پی لوں... پھر تجھے بھی پلاؤں گا۔"

17 مجھے باز سے اس گستاخی کی امید نہیں تھی۔"



18 بادشاہ غصے غصے میں تلوار میان سے نکالی اور پرندے کو مار دیا۔

19 ”یہ لے پھر... یہ تیری گستاخی کی سزا ہے... میں گستاخی معاف نہیں کرتا... گستاخی کرنے والا کوئی انسان ہو یا پرندہ۔“



20 بازو مارنے کے بعد بادشاہ سوچ میں پڑ گیا

21 ”مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آ رہی کہ باز نے ایسی گستاخی کیوں کی۔ میرا باز تو بہت سمجھ دار پرندہ تھا۔“



22 بادشاہ بڑی مشقتوں کے بعد اس جگہ پہنچا جہاں چشمہ تھا

”شکر ہے میں پانی کے چشمے تک پہنچ ہی گیا۔ اُف خدا! تھکاوٹ سے میرا بڑا حال ہے۔“



23 ”اُف خدا! اس چشمے میں تو ایک سانپ مرا ہوا ہے جس نے کاسارا پانی زہر بنا ہو گیا ہے۔ میں اگر ایک گھونٹ بھی پی لیتا تو مر جاتا۔“

24 ”میں کتنا بد نصیب ہوں غصے میں آ کر اپنے پیارے باز کو قتل کر دیا باز تو مجھے اس زہر آلود پانی سے بچانا چاہ رہا تھا۔ آہ... میرا باز کتنا وفادار تھا۔“

نہایت عالی

— १५५ —

انکسے سے مثالی ہے۔ (B-A) انکسے (M-A) سے
اچھے انکسے سے پر انکسے کہتے ہیں انکسے کے مطابق
تکلیف کر کے بھی مثالی ہے۔ انی خواہش نہ ہو۔ مثلاً

تین سزاوارہ ایک جیسے کھانے گئے ہوں۔ خلا
اکھد ایک شریک فریجین فرما لہو وار لہو
ہو شیار طالب علم ہے۔

[illegible]

ایک دہائی سے زیادہ عرصے کے لیے لکھے ہوئے ہیں۔

rk.e

”اوتھ (Punctuation) سے مراد علامات ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے الگ کر دیتی ہیں۔ ان علامات کے استعمال سے جملے کی ساخت اور معنی سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔“

اس کے ہاں ہے۔ عورت میں ایسا دماغ محسوس ہونے لگتا ہے اور ہر جگہ اس کے
تھک جاتی ہے۔ اس کا دماغ بھی بولے۔ اس کے دماغ میں عادات کا انتقال کرنا کون سا

فخر (Fullstop) اس کی علامت (-) ہے۔ چھانسا اور اس کے لئے نئے

یہ ہے ان کے خراب خیالات کا نتیجہ ہے۔

12 100 25

سبحانك يا ذا الجلال والإكرام

2:13

"اور وہ کھلتے ہی پانی تیزی سے اٹھ اٹھ گیا۔ اور وہ کہنے لگا۔"

2014.01.20

اور کولنا شروع کر دے۔ معمولی سا سورج بھی ہوتے ہی پانی کی چھوٹی بڑی لہریں

آئے ہیں۔ حیرت ناک بات یہ تھی کہ یہ بالکل صاف اور نکال پاتی تھ۔ سرخ لہو کے

پہلے اس بات کا متحیر نہیں کہ وہ میں سے مطاقت رکھتا ہے اور نہ ہی یہ کہ

ایک اور نکتہ یہ کہ اگر کسی شخص کو کوئی ایسا کام کرنا مناسب نہ لگے

وہ بچے کے ہونے کا باعث بنے۔ یہ سب باتیں اس کے دل میں گونجنے لگیں۔

کے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو تھانہ کراچی میں رکھا۔ ان کی گرفتاری کی خبر

دھرم پانی پھرے گا۔ اعلیٰ درجے کی مائیں یا اوروں پر ان کی سرپرستی ہوگی۔

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ کہنے لگا کہ یہ تو میری زندگی ہے۔

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

پیش روئی کے لیے سب سے پہلے خود کو سمجھنا پڑے گا۔

اپنی کائنات کی عمر کا تقوید یہ ہے کہ اگر خدا اقصیٰ ایک ہائی ہوتی اور اعلیٰ کے

یہ ایک نیا اور دلچسپ کتاب ہے۔ عیدین کے سال کی ایک

جاتی ہے۔ ان میں پالی گئے اور اب اس سڑک پر میرے کی مطلق بھی کمال جاتی ہے۔

ابھی سوئے کے ساتھ اٹھیں پانی میں میرے کاغذ پر غصہ دھواںک جھڑکے اور گئے

چراغ کجی و چراغ کجی

اے آپ کی یہ ساری باتیں میری دلچسپی کا باعث ہیں

۱- در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد، بارش را در آن سال به حساب می آورند.

سہ ماہی کے لیے بہترین کھانے کی چیزیں

کتابخانه عمومی اورنگ آباد - محلہ نور پور، راجستھان، ہندوستان

اس وقت ہر ایک کے لئے ایک ایک کمرہ ہے۔

ابھیں سوٹ کے اندر آئے۔ اس کے بارے میں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ لوگ

اے خواب بال سرے سے اس کی ہی بات کی شکل سے نکلتی ہے۔

ہم سے ملنے والی ساری باتیں ہم نے اپنے دل سے لے کر لی ہیں۔

پہلی کاکائے خمر کی ہے۔ تب سب سے پہلے کچھن میں ایک اپنی جگہ سے اٹھی۔ اسے دیکھ کر

سہ ماہی بھی اچھا کڑا ہے۔

پیشکش: آمیزش کے لیے "کڑا" کے لیے ایک نیا

⑤

2020-2021

...

ہم نے اس کے لئے ایک اور کتاب لکھی ہے۔

پہلے سے

الکھنڈی میں سڑک پر

ہر ایک ہمارے ہر اصول کی بنیاد پر ہے۔ ان کے پاس

پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ایک ایسی حکومت بنی جس کی قیادت ایک عورت نے کی۔

صرف اس بات کا کہ اس کی طرف سے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ نہ جانے
 اس بات کے بارے میں اس کی طرف سے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ نہ جانے
 ہاتھ داری نہ دوسرے شے۔ دوسرے شے کی طرف سے یہ سرگ سیاہ بھی زندگی سے خالی
 ہے۔ جتنا وہ لوگ سگ کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ کچھن ٹیکس نے آخری بار اپنے
 آپس کرانے کی جانب دیکھا۔ اس کے دل میں ایک عجیب سا احساس پیدا ہوا۔ اس میں
 اس کی طرف سے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ نہ جانے اس کا خالی جہاز بیٹھ کے لیے اس کیل میں
 فوق ہوا۔ اس کی طرف سے کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ نہ جانے اس کا خالی جہاز بیٹھ کے لیے اس کیل میں



سے کوئی نہ ہو گی۔ حرکت محسوس نہ کر لی تھی۔ کیپٹن میکس پر ممکن مارتی سے اوپر کی جانب
تھمسنے لگا۔ نہ جانے وہ کتنی تھکی تھی۔ وہ اس سے اگلے کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔
دوسری بات یہ کہ وہ بہت پریشانی کے ساتھ آنے والے خطرے سے ابھی بے خبر تھے۔
کیپٹن میکس جھیل کی سطح پر ابھرا۔ اس کے ساتھ جھیل کے کنارے کا رخ کر رہے تھے۔
سب سے پہلے کیپٹن میکس ہی تھا۔ عجیب سی مخلوق کا پھیلاؤ بہت زیادہ تھا۔ اس وجہ سے وہ
بھڑکی سے حرکت کرنے سے قاصر تھی۔ یہ بات کیپٹن میکس کے حق میں بہتر تھی۔ ان کے لیے وہ
کھانے کے کنارے پر آ گیا۔ اس کے ساتھ پہلے ہی پانی سے نکل چکے تھے۔

باہر آنے ہی محسوس میکس نے پلٹ کر دیکھا۔ مخلوق نے سطح پر اپنا سر نکالا اور اس کے منہ سے
عجیب سی آواز برآمد ہوئی۔ اس طرح کی ایک جھیلی زمین کے پانیوں میں بھی پائی جاتی تھی،
لیکن وہ اتنی زیادہ عظیم الجثہ نہیں ہوتی۔ اس کی دونوں آنکھیں میں خاصا درمیانی فاصلہ تھا۔
اس نے کنارے پر کھڑے افراد کو دیکھا اور پھر لہراتے جسم کے ساتھ دوبارہ جھیل میں
غائب ہو گئی۔

”یہ کیا شے تھی؟“ طلحہ کی آواز سنائی دی۔

وہ سب افراد ششدر رہ گئے تھے۔ سروں پر پہنے ہوئے ہیل کے باوجود وہ ایک
دوسرے سے بات کر سکتے تھے۔

”مخلوق نہیں۔ شاید اس اجنبی سیارے کی پہلی مخلوق۔ اس سے ہمارا سامنا ہوا
ہے۔“ کیپٹن میکس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

”ہم لوگ بال بال ہی کھائے۔ ہمیں پانی سے نکلنے میں تھوڑی دیر ہو جاتی تو یہ ہمیں
تھکان پہنچ سکتی تھی۔“

”اس سے ثابت یہ ہوا ہے کہ یہاں زندگی موجود ہے۔“ کرسٹوفر نے کہا۔

”لگتا تو ایسا ہی ہے۔“ پاؤل نے سر ہلایا۔

”کیپٹن! ممکن ہے کہ یہاں آکسیجن موجود ہو۔ کیا ہم ہیل اتار سکتے ہیں؟“
نے کیپٹن میکس کی جانب اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔

”ہاں۔ یہ تو کھانا ہے گا۔ لیکن کوئی ایک شخص ہی ہیل اتارے گا۔ سب ایک
ساتھ نہیں اتاریں گے۔“ کیپٹن میکس نے ہدایت دی۔

”میں اتارتا ہوں۔“ سعد نے ہیل اتارنے لگا۔

تمام ساتھی پہ نور استہ دیکھ رہے تھے۔ سعد نے ہیل آہستہ آہستہ اتار دیا۔ پھر
سعد سے سانس لی۔ اس کے دونوں چہرے کھارہٹ نمودار ہو گئی۔

”میں سانس لے رہا ہوں۔ یعنی یہاں آکسیجن موجود ہے۔ یہ تو کمال کی بات ہے۔
”کیا۔“ کرسٹوفر نے کہا۔

یہ سننا تھا کہ باقی افراد نے بھی ہیل اتار ڈالے۔ حیرت انگیز طور پر اس انگلی سرخ
سیارے پر آکسیجن موجود تھی۔ ورنہ انہیں یہ فکر کھائے جاری تھی کہ آپس سوٹ کی
آکسیجن ختم ہو جائے گی تو چاروں لوگ کیا کریں گے۔ پھر تو ان کا زندہ بچنا ناممکن ہو جاتا۔
اب وہ کم از کم اس جانب سے بے فکر ہو کر زندگی کی بھائی کوششیں کر سکتے تھے۔ اس کام
سے فارغ ہو کر انہوں نے مکمل طور پر آپس سوٹ سے نجات حاصل کر لی۔ اسے پہلے
ہوئے وہ لوگ تیزی سے حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ بہر حال اس کا اپنا وزن کم ہوتا ہے،
البتہ اپنے بیگز انہوں نے احتیاط کے ساتھ کندھوں پر لٹکا لیے۔

اب یہ لوگ افراد تھے اور اجنبی سرخ سیارہ۔ زمین سے بہت دور۔ ان کے پاس
کوئی ایسا ذریعہ نہیں بچا تھا کہ وہ اپنے آپس ریسرچ سینٹر رابطہ کر کے مدد منگوا سکتے۔
اب انہوں نے چلنے پھرنے کے ماحول کا تفصیلی جائزہ لیا۔ جس جھیل میں ان کا جہاز گرا تھا
وہ بہت بڑی تھی۔ ساحل لگائی ہی پانی دکھائی دے رہا تھا۔ جھیل کے دونوں اطراف میں
بلند و بالا سرخ پہاڑ اور چٹانیں کدوڑے کھڑی تھیں۔ ان کے پس منظر میں کئی سیارے
آسمان پر ٹنگے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ ایک نہایت ہی حیران کن اور دل کش منظر تھا۔

زمین کے باسیوں کو صرف دن میں سورج اور رات میں چاند ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ لیکن
آکسیجن ایک ساتھ کئی سیارے نظر آ رہے تھے۔ ان میں دو سیارے اتنے نزدیک تھے کہ اس
کے خطہ خال یا آسمانی دیکھے جاسکتے تھے۔ سرخ سیارے پر خاصی روشنی تھی۔ لازماً سورج کی
روشنی ان سیاروں سے منعکس ہو کر سرخ سیارے پر پہنچ رہی تھی۔ جھیل میں دکھائی دینے
والی مخلوق کے علاوہ انہیں وہاں کوئی اور جاندار نظر نہیں آ رہا تھا۔ چاروں طرف ایک
ٹھنڈی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی اور ماحول میں ایک گونج سی سنائی دے رہی تھی۔ جیسے
کھیں زور کوئی بھاری مشین چل رہی ہے۔ یہ اس سیارے کی گونج تھی۔

زمین سمیت تمام سیاروں کے الگ الگ ساؤنڈ ہوتے ہیں۔ یہ سب
ریسرچ سینٹر ناسا نے ان سیاروں کے ساؤنڈ ریکارڈ کیے ہیں اور انہیں انٹریسٹ پر
کلیا ہے۔ یہ بھی سی گونج اس سرخ سیارے کا ساؤنڈ تھا۔ اب ان لوگوں کے سامنے مکمل
تھی اور اطراف میں بلند پہاڑ۔ جانے کا راستہ صرف ان کے عقب میں تھا۔ وہ بھی
تنگ پہاڑوں کے درمیان سے نکل رہا تھا۔ لہذا ان کے پاس آگے بڑھنے کے لیے اسی
راستے کو اختیار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔

”ہمیں آگے بڑھنا ہو گا۔“ کیپٹن میکس نے خاص دیر کے بعد زبان کھولی۔

”اس سیارے کا ماحول لگ بھگ ہماری زمین کی طرح ہے۔ امکان اس بات کا
بھی ہے کہ شاید یہاں ہمیں کوئی ایسی چیز ملے۔ یا کوئی اور آپس اسٹیشن مل جائے۔ پھر وہاں
مردہ لگا۔“

”اللہ کرے ایسی ہی ہو“ غلطی کے مت سے لٹکا۔

”کیا کیا؟“ فریڈک نے مکیس کو آگے دیکھا۔

”میں نے کیپٹن کی تائید کی ہے۔“ مکیس نے مسکرا کر کہا۔

”چلو...“ کیپٹن نے زور سے کہا اور قدم آگے بڑھا دیے۔

باقی ساتھی اس کے عقب میں چلنے لگے۔ ان کی منزل کسی کی مدد حاصل کرنا اور اپنی

جگہ پر لوٹنا تھا۔ چلتے وقت وہ گرد و نواح کا جائزہ بھی لیتے جا رہے تھے۔ سیارے کی کونج

ملاوہ وہاں کی طرف ان لوگوں کے قدموں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ ان کے دونوں اطراف

پہاڑ تھے۔ ان کی بلوٹ ایسی تھی کہ اوپر چڑھنا ناممکن تھا۔ وہ لوگ سیدھے چلتے رہے۔

کافی آگے جاتے گئے۔ پندرہ تاج دونوں جانب کے پہاڑ آپس میں ملتے جا رہے

تھے، لیکن وہ صرف اوپر سے تم کھاتے ہوئے مل رہے تھے اور راستہ خود بہ خود عمار کی صورت

اختیار کر گیا تھا، اس لیے دھیرے دھیرے وہاں روشنی کم ہوتی جا رہی تھی۔ اب وہ عمار میں

داخل ہو گئے۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے انھوں نے بیگز میں سے ایسی لائٹیں نکال لی تھیں...

جنسی بیٹ کی طرح سروں پر پہنا جاسکتا ہے۔ عموماً کان گن اس طرح کے ہیٹ سے

چیلے۔ مکیس کے اندر مٹی خاصی نرم اور قدرے نمی والی تھی۔

انھیں دھیان سے چاہنا پڑا تھا۔ وہ لوگ ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے۔

کافی دیر تک چلنے کے بعد مکیس کیپٹن مکیس کی آواز نے ان سب کو گڑے پر مجبور کر دیا۔

مکیس ہاتھ اٹھائے مگر اتنا۔ اس نے ایک جانب ہاتھ سے اشارہ کیا۔

انھوں نے دیکھا کہ سیدھے ہاتھ کی جانب پہاڑوں میں ایک پتلا سارا راستہ دکھائی

دے رہا تھا اور کافی آگے باہر کی روشنی دکھائی دے رہی تھی، یعنی وہ سیدھے راستے جانے

ملاوہ اس نے راستے سے بھی باہر نکل سکتے تھے۔

”میرا خیال ہے کہ ہم اس راستے باہر نکل سکتے ہیں...“ مکیس نے رائے طلب نظروں

سے اپنے ساتھیوں کو دیکھا۔ وہ اپنے ہر فیصلے میں ساتھیوں سے مشاورت ضرور کرتا تھا۔

”ٹھیک ہے...“ جرمی کی آواز ابھری۔

دوسرے لوگوں نے بھی تڑپ نہ کیا۔ اب ان کا رخ تبدیل ہو گیا۔ وہ نئے راستے

کی جانب مڑ گئے۔ یہ خاصا سچا اور سرخ پتھروں سے آٹا ہوا راستہ تھا۔ وہ بہت سنبھل کر

آگے بڑھ رہے تھے۔ آگے انھیں باہر کی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ اندھیرے میں سفر

کرنا ان کے خیال میں مناسب بھی نہیں تھا اور فوری طور پر وہ کسی پوشیدہ خطرے کو محسوس

نہیں کر سکتے تھے، جب کہ روشنی میں انھیں ڈورڈور کا منظر با آسانی دکھائی دے رہا تھا۔

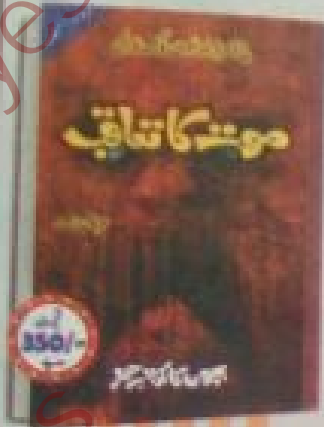
تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ پہاڑوں کے درمیان بنی تنگ دراڑ سے باہر نکل آئے۔ باہر

آکر انھوں نے جو منظر دیکھا وہ ادا سان خطا کر دینے کے لیے کافی تھا۔



ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

مقبول و معروف ناول نگار **محمد عرفان** کے ناول کا آئیں



ان 4 ناولوں کی کل قیمت -/1240 ہے
ان 4 ناولوں کا
پست آرڈر کرتے ہوئے
875/- میں حاصل کیجیے

3000-4611953
942-37300590
bakghar@gmail.com
www.facebook.com/bakghar

اکتوبر 2018ء

ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے
ایک چور سے لبریز خوف ناک کہانیوں کے شوگن قارئین کے لیے

بڑی شان والا

[illegible]

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

100

جے آرمی اور جے جیٹی میں کیا کیا ہے گا یہ جلد سن کر سمجھ کر آراپے سواں

مطلب یہ کہ اے حضور ﷺ اللہ کرو!
یہاں تک کہ اے حضور ﷺ افریقہ ملے آئے۔

اور یوں اچھے مفہوم رکھنے کی پرکھ کی جڑ سے نکلا۔

“میں نے اپنے آپ کو بھول کر دیا ہے۔”

کراچی میں جیلوں کی تعمیرات کے لیے کوئی سہولت کی گئی ہے۔

1. مقدمہ

There is no off-diagonal

2. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

100

Figure 1. A schematic diagram of the proposed system. The system is designed to detect and classify faults in a power system. The input is a fault signal, which is processed by a fault detection and classification module. The output is a fault classification result, which is then used to trigger a fault isolation and recovery module. The fault isolation and recovery module is responsible for isolating the faulted component and restoring the system to normal operation.

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

جواب: اگر آپ کے بچے کی عمر 10 سال سے زیادہ ہو تو آپ اسے اپنی مرضی کے مطابق لباس پہننے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين

خبر ہے کہ آج کے دن آپ کو کچھ بھی ہو جائے۔

۱) ایک اور نئے تصور تھا کہ جہاں سے ہمارے ملک کا کرنا

"یہ ایک نیا دور ہے جس کی ابتدا ہو رہی ہے۔"

● ● ● ● ●

ایک ہفت روزہ کے نام پر ایک سالہ لڑکے کی تصویر

مسند کاغذ

"The Old Road"

100

THE UNIVERSITY OF CHICAGO

100

جنگل نیوز چینل

جو کہ جنگل میں ہے وہ کہہ جنگل نیوز میں ہے

جنگل کے باسیوں کے ہرول عزیز جنگل نیوز میں آپ سب کو خوش آمدید میں ہوں براؤن بندر یا میرا ساتھ دیں گے ٹر ٹر ملے میاں، آج کی خاص خاص خبریں بلا سکتے ہیں

جنگل میں برقی ہوئی چوری کی وارداتیں

جنگل میں چور کے لیے نئے اسکول کا آغاز

جنگل کے بادشاہ کا اہم اعلان

ہر ہڈی شامری کی کتاب

بندروں کا احتجاج

اور بہت کچھ، ایک وقفہ وقفہ کے بعد پھر حاضر ہوتے ہیں۔ دیکھتے رہے جنگل نیوز اگر آپ کے بچوں کو کچھ یاد نہیں رہتا تو حکیم کو اکی تیار کرو، مجھ کو اپنے بچوں کو یاد دلائیے، ان کا حافظہ تیز ہو جائے گا، ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

جنگل نیوز پر ”مجموعہ دماغی“ دستیاب ہے۔

وقفہ کے بعد حاضر ہیں۔ اب خبریں تفصیل کے ساتھ۔

انہوں نے ایک خبر یہ ہے کہ جنگل میں چوری کی وارداتوں میں خطرناک حد تک اضافہ کیا ہے۔

میں تھی کے بچے کھیل رہے تھے کہ ان کی سائیکل کو ٹی چرا کر لے گیا۔ بی چڑا گھوڑے میں نہیں تھی کہ کی بڑ چپکے سے آیا اور ان کے انڈے چرا کر لے گیا۔ اور تو اور پیچھے کے گھر سے قیمتی اشیاء چوری ہو گئی ہیں۔ ان وارداتوں کے بعد چیتا نے ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا اور صورت حال کو جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ نگران جانوروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ اس کے لیے نئے جانور بھرتے کیے جائیں گے۔ جنگل کے مختلف حصوں میں نگرانی سخت کی جائے گی۔ جنگل میں چوری کی وارداتوں سے سب سے زیادہ لومڑی پریشان ہے، اس نے چند دن پہلے ہی نئے جوتے خریدے ہیں۔ ڈر کے کہیں چور اسے چرا کر نہ لے جائیں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ دو چور ننگے ہاتھوں چور کے گھر میں گئے ہیں۔ دونوں کیوتو ہسٹیا کے ہاں سے بھولا چرا کر بھاگ رہے تھے کہ کالے کتے نے انہیں دیکھ کر پھاڑا، وہ چور کون ہیں؟ وہ کہاں سے آئے ہیں؟ وہ اب تک کتنی وارداتیں کر چکے ہیں، اہم اشیاء کاٹ دیکھنے ڈرا سے وقفہ کے بعد ہمارے ساتھ رہے گا۔

خاص جنگلی شہد کے لیے تشریف لائے شہد نگر، مزے مزے کا شہد، رنجشوں کے لیے خاص رعایت، خاص شہد کھائیے صحت بنائیے۔

اب مزید خبروں کے لیے حاضر ہے ٹر ٹر طوطا، جن چوروں کو کالے کتے نے پکڑا ہے ان کا تعلق ساتھ والے جنگل سے ہے، یہ دونوں خرگوش ہیں، یہ بہ ظاہر تو معلوم ہے کہ خرگوشیں نگر انتہائی خطرناک اور وارداتیں کرنے والے خرگوش ہیں۔ خرگوش اس وقت جنگل

پلیس کے زیرِ حراست رہنے سے مزید وارداتوں کے بارے میں معلوم کیا جا رہا ہے۔
تو اب جان لیجئے، ایلان اسٹون نے سنا ہاں جنگلی جانوروں کے بچوں کے لیے جنگل
میں ایک نیا اسکول کھولا جا رہا ہے، ایلان جانوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جائے گی۔
اس اسکول کا افتتاح گلبرہی کے ہاتھوں ہوگا۔ اس اسکول کو بنانے کے تمام اخراجات گلبرہی
کتاب میں ہد ہد کے منظر کے ہاسیوں کے لیے خوب صورت نظمیں لکھی ہیں۔ جنگل
کے قدرتی مناظر کو خوبصورت شعرا میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب پر جنگل کے دانش ور
الونے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ ہد ہد کی شاعری میں درد بھی ہے اور سبق بھی۔ اس
وقت ہد ہد کی زبانی چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

ابھی آپ دہریہ کی کہانی اُس کا کلام سن رہے تھے۔ اب ایک خبر ایک احتجاج کی۔ یہ کیا ہے بندروں نے؟ کی احتجاج اس لیے کیا گیا ہے کہ بندروں کو جنگل میں امرود نہیں ہو رہے۔ بندروں کا پنوں اور امرود کھائے بغیر گزارنا نہیں۔ پچھلے دنوں کی قیمتوں میں اچانک اضافہ ہو گیا تھا۔ جس پر بندروں نے شدید احتجاج کیا تھا۔

”میں جھل کے ہاوساؤ سے مقابلہ کرتا ہوں کہ میں بھی جیسے کا حق دیا جائے، ہماری مومن پسند خوراک کا بندوبست کیا جائے، اگر ایسا نہ کیا گیا تو سارے ہندو جیج کر جھل کا جیتا حرام کرویں گے، تو شروع ہو جاؤ چڑھنا۔“

پایس کے زیرِ حراست ہیں، اسی سے حریف و درو اتوں کے بارے میں معلوم کیا جا رہا ہے۔
 جواب جان لیجئے، ایک مونیٹرنگ ہاں جنگی جانوروں کے بچوں کے لیے جنگل
 میں ایک نیا اسکول کھولا جا رہا ہے، ان جانوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جائے گی۔
 اس اسکول کا افتتاح گلہری کے ہاتھوں ہوگا۔ اس اسکول کو بنانے کے تمام اخراجات گلہری
 اور اس کی سیٹیوں نے برداشت کیے ہیں، اس اسکول کا نام ”گلہری اسکول“ تجویز کیا گیا
 ہے۔ اس اسکول میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ جانوروں کے بچوں کو کھیلنے کا موقع بھی فراہم
 کیا جائے گا۔ جانوروں کے ذہین بچوں کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ نئی کنارے اس خوب
 صورت اسکول کو کھینے کے لیے دُور دُور سے جانور آ رہے ہیں، یہ اسکول جنگلی بچوں کے
 لیے کسی تختہ سے کم نہیں، اسی بھی خبر آئی ہے کہ ”گلہری اسکول“ کے ایک حصے میں ہم کا
 دھماکہ ہوا ہے، اس بم دھماکے کے بارے میں جاننے کے لیے ہم نے اپنے نمائندے
 کالے بکرے سے رابطہ کیا ہے، دینی کالے بکرے کیا اطلاع ہے؟ بم دھماکہ کب ہوا ہے؟
 اب تک کتنا نقصان ہوا ہے؟

جنگل کے بادشاہ شیر نے اہم اعلان کیا ہے، جنگل میں بڑھتی ہوئی مہنگائی نے جانوروں کا جینا دو بھر کر دیا ہے، جنگل کے بادشاہ نے کھانے پینے کی اشیاء میں خصوصی رعایت کا اعلان کیا ہے، جانوروں نے بادشاہ کے اس اعلان پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ جانوروں نے بادشاہ کے حق میں نعرے لگائے۔ بھیڑیے اس موقع پر احتجاج کرتے ہوئے کہیں کہیں کہ مہنگائی کی وجہ خود بادشاہ سلامت ہیں۔ انھوں نے ماضی میں ہر چیز پر بے تحاشہ ٹیکس لگائے۔ جس کے باعث جنگل میں مہنگائی بڑھی تھی۔ بھیڑیوں نے بادشاہ کے اس اعلان کو سیاہی چاہی اور دیا ہے۔ بھیڑیوں کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ وہ جنگل گیر احتجاج کریں گے اور بادشاہ سلامت کو بے نقاب کریں گے۔ اب ایک ایسا سادھو، ملے ہیں جو ایک کے بعد دوسرے کہتے رہے۔ "جنگل ٹیوڈ"

جہاں شاعری کی کتاب "چاند کی شاعری" کے نام سے شائع ہوگی ہے۔ اس

A close-up photograph of a pile of heart-shaped candies. The candies are primarily pink with a white or cream-colored center, creating a two-tone effect. They are scattered on a plain white background. In the bottom right corner, a small portion of a red rectangular object is visible.

پہلے ایک ناکہ لگے گا تو دینی اور آسمانی مل ہے۔ دہم یہ صبر کرنا بھی ہے کہیں کوئی گناہ نہ لگتا ہے۔ دینی اور آسمانی مل ہے۔ دہم یہ صبر کرنا بھی ہے کہیں کوئی گناہ نہ لگتا ہے۔ دینی اور آسمانی مل ہے۔ دہم یہ صبر کرنا بھی ہے کہیں کوئی گناہ نہ لگتا ہے۔

ماہرین اور سماجیاتوں کے ایک گروپ نے کہا ہے کہ مسجدوں میں بچے اور لڑکیاں



عقابی و رقیعتوں اور نام اہل بیت پر محسوس ایک عظمی مسئلہ

A person in a red shirt and dark pants is riding a rocket-powered motorcycle. The motorcycle is red and black, with a large, bright orange and yellow flame or rocket trail coming out of the back. The rider is in a crouched position, leaning forward. The background is a clear blue sky with some light clouds.

[illegible]

A large, powerful ocean wave crashing, with a prominent white foam crest. The water is a deep blue-green color.

[illegible]

آج آپ کے کھانوں کے پس منظر کی صورت میں کم از کم ایک آریبا ضرور
عقل مندرگت سے دیکھ رہی ہوں میں جو یہاں کے پس منظر کی آواز

قصہ ایک مقابلے کا

ہائی گئی تھیں۔ یہاں کا وہاں کی جگہ جگہیں کر گئیں۔ اس کا خیال تھا کہ
جہیل کے لیے یہ جگہیں ان کے گھرانے یہاں سے ہٹا کر نئے کے موقع مل
جائے گا۔ جو ہے اس کی پیروی وہاں کے تھے مگر اس وقت ہر طرف سونے سولے
لی سو گھنٹوں والے دھڑلے ہوئے تھے کہ اس کا دل کھیر رہا تھا۔ ٹی کی بات سن کر وہاں
میں کمر بکھر شروع ہو گئی۔ یہ کہیں یہاں کا سردار کے ساتھ۔ یہ بڑی عمر کا بھائی یا بھائی کا
بھائی کا طرح کا کافی پیار رکھ رہا تھا۔

ہماری سب سے بڑی شہادت ہے، کہ انہوں نے بھی ہمارے ساتھ اس طرح

اُنی کو باغ میں لے کر آئے اور انہیں چھو کر یہ جہاں کی طرف اُتان جائیں گے۔ اب اُنہیں وہاں
 لے جاتے اور کچھ کراں کی چھللی اُنہیں پہن دیتے ہیں۔ سوچتے ہوئے بولی
 "معاذ ہول جہاں میں سے وہ کڑواٹھ کر لے گا اور وہ۔ جو کیم پہلے رازدخواست
 کر کے باہر نکلتا تھا، وہ معاذ ہول سے نہ کی۔ اس نے تحصیل سے نکالا۔
 یہ ان کے سردار نے سوچتے ہوئے سوچوں پرانے پہنچا لکھے۔
 یہ کیم میں کتنے کھڑائی ہوں گے؟"

۱۰- کتب و رسائل



وہ جس نے ان کو اس کی تعلیم دے کر یہ کہہ کر بھیج کر دیا کہ ہم اسی سے ملنے کے لئے آ رہے ہیں۔
 کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے جو ان کی تعلیم دے کر بھیج کر دیا کہ ہم اسی سے ملنے کے لئے آ رہے ہیں۔
 کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے جو ان کی تعلیم دے کر بھیج کر دیا کہ ہم اسی سے ملنے کے لئے آ رہے ہیں۔

”اور یہ کہ جانتا آسان نہیں اور یہ بہت بھاریلے ہوتے ہیں۔“

”آج کا کسی قدر روکتے آئی ہوں اساری رات کے دو سب بھولی اٹھیاں تیار کر رہی تھی اور اسے تک پہنچے ہوئے تھے۔“ اور اب وہ کہنے لگا، ”اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو اسے پتہ نہ چلے گا۔“

”یہ ابھی نہیں کر ساری ہو گیا ہے۔“ اس نے اسے چھوڑنے میں ہانپنے کے لیے چار

ہو گئیں۔ وقت مقرر ہوا وہاں تک کہ ان کے ساتھ داخل ہو جس کو یہ کیا آئی ہیں تو
نے ایمانی کر دی تھیں۔ جب اے راست طوطی کرنے کے وہ چوں کے پیچھے تھیں، لیکن
میں نے اسے متا جلیس حصہ لینے والے چوں کو پہلے ہی اس بات سے آگاہ کر دیا
تھا۔ اس کا جواب تھا کہ میں کیا کرتا ہے۔

تفصیلاً... ۱۳۹۷-۹۰ اکت ۲۰۱۸

سب سے سستے لیئے ہیں اور ان کی بھرتی کھڑی کر باقی ملازمین بھی جیسا
 کہہ گئے۔ اور سب سے پہلے کے چھپے ملازمین۔ یہ ہے کہ ملازمین کے سے پہلے پانے کے اسے
 دیکھا۔ ملازمین کو اس بھرتی سے ملنا ہو گیا۔

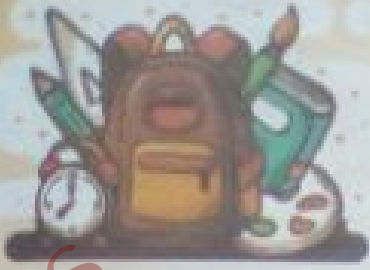
کے ساتھ اس کی بھینس بھی جاتی ہیں۔ یہ دو چالیس روزہ نوری گیارھے صلیب کر کے پہنچا دیتی ہیں۔ ان کی کھال سے چمڑے کے ٹکڑوں کو تاروں کی آگ میں قراپ کر تھیں اور پھر باقی

مسلطہ میں اس کی وجہ اس کے پیچھے برائی۔ وہاں نگاہوں کے باہر کے
ان کی گئے۔ یہاں کے پیچھے برائی۔ اور نگاہوں کے باہر کے سرے
گئے۔ یہاں کوئی نہ سنا۔

اور سب نے اس مال کی بڑی قدر ہے کہ چھپے ہوئے اسے نظر نہ آئے۔ جو ان کی
اختیار ہے کہ اسے بھی ان کی ہی اور ان کے مال کے ساتھ ہے۔

میں نے یہ بھی سوچا کہ میں نے اس کا نام کیا رکھوں گا۔

Q



بچہ کی باتیں

گھڑا سارے سوزی

وہ پاؤں، وہ ہنسی، وہ چہرہ کی باتیں
میں یاد تھی ساری بچپن کی باتیں
وہ سچ کے لہراتے ہنڈوں کے ٹھنڈے
وہ گلوں کے اچھالنے والی باتیں
یہ اپنے ہی بچپن کی باتیں ہیں بارہا
نہیں ہیں یہ سڑے سو پاؤں کی باتیں
وہ لڑا، لکنا، لڑکھانا
نرالی ہنسی ہے شک لڑکپن کی باتیں
یہی مصلحت دہتی ہے بچہ کو
کریں بیٹہ کر رہی کی باتیں
نہیں لیے بڑے کوئی بات دل پر
کہ بچپن کے بھی ہیں بچپن کی باتیں
یہ بچپن، لڑکپن، بچائی، بڑھاپا
اسامہ کی باتیں ہیں ابھی کی باتیں



اقرا خبرنامه 2015

[illegible]

Figure 1

[illegible]

مذہب ان اقراء اذاعت الاغفال فرست جانب مطلق عالم محمود، جانب مطلق حوزہ
 دہلی کو چار جانب مطلق ہوئے ہیں اور ان کو کئی میں اقراء دیکھ کر کوشی سلم نے
 اور ان کو ان میں حاصل کرنے پر اذاعت قبول کا اصرار پر ادا کرتے ہوئے چار باتیں
 اذاعت عالم کو ان کے والدین کو ان کی تصحیب پر چل اور مجاہد کو
 ہارکے دی ہے اور وقوع کا خبر کی ہے کہ اس امر کو جو قرعہ رکھنے کے لئے
 مستحق ہیں اس سے زیادہ اذاعت کی چالیں راستہ کی جانب سے چار باتیں
 اور اذاعت عالم کے لئے ضرور گئے اور ان میں بھی کیا گیا۔



میں کی نکاحوں پر دوا کر دیوں گا۔ یہاں رہ کر ہی ہوں گی۔ میں کے لیے ابھی عظیم ہوشیار
تھا کہ اس کے لیے لڑائی ہے اترے ہوئے کئے منہ اوپر کئے ہیں۔ ساتھ ہی سب سے کامیاب علم ہو کر
تھا۔ میں نے دوا کر دیوں کے ساتھ اپنے لڑائی کی جانب جا سکے تھے۔

ہر کے نزدیک سے گزر رہی تھی۔ جانو نے ابھی اشارہ کیا کہ ایک گھبراہٹ میں دو دروازوں کو دھونے لگے۔ پانی میں حاکم پڑا ہوا تھا۔ شادک کی قہبانہ دروازوں کی جانب بڑھی۔ اس کا دروازہ کی جانب گھومنا اور صوبہ جت سے نکل گئے۔ ایک دم صوبہ کا فرشتہ ان کے گرد نظر آئے۔

شاکر کی آب و ہوا سے لگے ہوئے ہر شے کی طرح
 ان کی ہاب بگی آری تھی۔ عرق کو لگا کہ وہ
 کسی عمل کا مقام تک پہنچنے سے پہلے شاکر کے
 میں چلے جائیں گے۔ یہاں کہ شاکر کی رفتاروں
 سے کہیں زیادہ تھی۔ یہ اندازہ کہ کروڑوں سال پہلے
 سے شاکر پر ہوا کر پاد سے اعلیٰ فضا لہا کر
 ہائی کو چڑھا شاکر کے جزے کے ایک ہاب
 سے نکلا۔ اس وقت تک وہ ہاب کے قریب
 لانے ہی پہنچی۔ دلی سے لے کر شاکر کے
 مدار میں ترقی اور اس کا رخ تبدیل ہو گیا
 کی تک سے طبعی وضع کی طرح جاری ہونے لگا



مسلحہ مسلح "سلطان نے اسی زمانے سے جواب دیا۔

"ایک جیسے راکٹ ٹانگہ۔"

"یہ جوئے بازی ہے۔ اس کے لئے ایک ہے۔" احمد چلے گا۔

"اسی رے نہ کہ ایک ہوگی۔ مگر میرے لیے سب سے مناسب ہے۔" سلطان نے

پتہ کر رہا تھا کہ اس کی طرف کر رہا ہے اس کی ہوا میں ناز نہیں، سلطان جتنے گا۔

"یہ گھر ہو اور جا کر اچھے اے رے کر دے۔"

"اگرچہ احمد اور عرفان نے" احمد نے ہٹا کر پچھا۔

"یہاں سے ہو کر۔" سلطان فرمایا۔

اس کے ہاتھ اور عرفان تلخ پر اٹھ رہے۔ وہ مگر پانچویں قدم کی آہلی پر تھے۔

رواں نے اوپر اٹھ کر اس کے ہاتھ سے ہاتھ سے اور دوا سے چلانے لگے۔ اب ایک

دم اس کی شاخ کے لئے مقرر تھا اس کا چکر لگتا تھا اس نے اپنے قریب احمد اور ہاتھ کو

مڑیں دیا ہوا اور وہی میں قابو ہو گیا۔

یہ سب اتنی ہلکے ہوا تھا کہ کسی کو سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا۔ ہاتھ کا وہ ایک لمبے میں ختم

ہو گیا تھا۔ عرفان خوف زدہ ہو کر چلنے لگا۔ وہ آہستہ آہستہ جاکر جی سے لالچ کی بات سے آئے

تھے شاخ کا طریقہ وہی ختم نہیں ہوا تھا۔

چاکر کی اشارت کر رہا تھا اس سے ذرا ہٹاؤ۔" سلطان نے احمد کو حکم دیا۔

"مگر مگر عرفان۔" احمد کی زبان نہ کھڑی تھی۔

"کیا اس نہ کہ۔" وہ نے نہیں مار کر پھینک دیا گا۔"

سلطان فرمایا۔

احمد سمجھ کر چلا گیا۔ احمد عرفان لالچ کے قریب آتا ہوا رہا

تھا۔ جب وہ اس لٹ کے قابض پر رو گیا تو وہ ہاتھ

مضب سے شاخ اٹھری۔ اس کا سر گھلا ہوا تھا۔

خوبی سے عرفان کو چڑا دیا تھا۔ وہ اپنے کے لئے لالچ

آری تھی۔ سلطان نے اپنی گن لوڈ کر لی۔

عرفان سمجھا کہ وہ شاخ کو مارنے ہاتھ ہے۔ مگر

سلطان نے عرفان کے سینے پر ایسے گن کا فائر کر دیا

عرفان کی چل چلی آنکھوں میں ہلاکی بے چینی

اور حرکت کے جذبات اٹھ رہے۔ اس کے چلنے سے

خون اگل کر سونے کے کھارے پانی میں مل رہا تھا۔ اسی

لئے شاخ نے اسے جڑوں میں دبا دیا۔ شاخ

ہو گئی۔ سلطان کے کپڑوں پر زہریلی سحرانہ پھول لگی۔

اس نے میں لالچ اشارت ہو کر اس جگہ سے زور ہونے

لگی۔ اب اس میں کیا تھا وہ ہر انگلیں رہا تھا۔ وہ

لوگ ساحل سے کٹائی زور تھے۔ سلطان ہاتھ تھا کہ وہ

رات سے پہلے ساحل پر گنگا جا گیا۔ سلطان اترا گیا

اور گیس کا چادر لٹے گا۔

اب احمد اور لالچ چادر تھا کہ اس کا دماغی کھارہ میں

لپٹ کر سلطان نے اس کے دیکھنے کی دیکھنے

ساحلین کو سونے کے کھاتے اتار دیا تھا۔ لالچ



سوال گوئی جواب چنا



خالو خالو کے قلم ہے

اول سوال

سوال: خالو خالو جان! اچھی کرو! میں ذرا لڑا کر رہی ہوں جسے تو اسے کہاں ڈالیں؟
خالو خالو: میں نے تو اسے جہیز دیا ہے؟ اگر کراچی کے سونے والے اسے دیکھ کر بدی
سہل کے کرتے بنائیں تو اسے دلا کر تمہیں بدی کا کام دکھان دے گا۔ یہ سہل کا
ہاں ہے۔ یہی کر سکتا ہے۔

دوم سوال

محمد و عزیز بہت ادا اور خالو جان آپ کی اگر کسی گھر سے اس کی جو پائے تو اسے کیا
توڑیں گے؟

خالو خالو: یہ تمہاری گھر سے ہی سے پھر کرنا میں نے کہہ دیا ہے اب کیا تو لہو پڑھ کر
تو اس کی گھر سے آپ کا اٹک ہے تو اس کا سوا ہوا نہیں ہم انہیں کر دیں۔

سوم سوال

محمد عقیل! پھر خالو جان! اس وقت کے وقت پر، دے ہے آپ تو قلم دوست کی
لڑائی ہے میں نے۔

خالو خالو: اچھا! اس وقت میں نے ہے۔ یہ بات دیکھ کر سنا میں نے
لہو اور میں کہتی تھی۔

صغیرہ! خالو جان! آپ کے قرائن کے کتنے کتنے بھلی ہیں۔ اس کا بھی ذکر کرنا کریں،
یہ کتنی کام کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے قرائن کا؟

خالو خالو: ہاں! کہتے ہیں، انداز کوئی بھلی ہے کہ میں نے انہیں کام کر کے کاڑھ
دلا ہے۔ یہ تو اس کی پری ہے۔

صوفیہ! خالو جان! آپ سے سوال پوچھنا کہ کیا میں کر دوں گی؟
یہ کہہ پائی کہ بہت کچھ میں نے سنا ہے۔

خالو خالو: ہاں! میں نے سنا ہے۔ یہ تو اس کی پری ہے۔
یہ کہہ پائی کہ میں نے سنا ہے۔ یہ تو اس کی پری ہے۔

محمد عقیل! خالو جان! اگر میں نے اس کی پری ہے۔
یہ کہہ پائی کہ میں نے سنا ہے۔ یہ تو اس کی پری ہے۔

خالو خالو: ہاں! میں نے سنا ہے۔ یہ تو اس کی پری ہے۔
یہ کہہ پائی کہ میں نے سنا ہے۔ یہ تو اس کی پری ہے۔

لے کر آتی تھیں کھانا کھا کر۔

آمینہ و حسن لڑائی لڑتے تھے ان کا نام تھا ان کی کاسم بہت بڑا تھا آپ ان کو لڑنے
میں تھرا کر رہ گئے اور آپ نے ان کی تھرا کر دی گئی۔

حضور اللہ ان لوگوں کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم رہیں گے۔
ہم آپ کے لئے لوگوں کا ہمارا گھر ہے اور اس لئے آپ کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

حضرت علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ
ان کو یہاں رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے ان کو یہاں رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے۔

حضور اللہ ان لوگوں کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم رہیں گے۔
ہم آپ کے لئے لوگوں کا ہمارا گھر ہے اور اس لئے آپ کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم
رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا گھر ہے۔

کئی کام کی کریں ان لوگوں سے ہر کام ہوا
ہر کام ہوا ہے ان لوگوں سے ہر کام ہوا



آمینہ و حسن لڑائی لڑتے تھے ان کا نام تھا ان کی کاسم بہت بڑا تھا آپ ان کو لڑنے
میں تھرا کر رہ گئے اور آپ نے ان کی تھرا کر دی گئی۔

حضور اللہ ان لوگوں کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم رہیں گے۔
ہم آپ کے لئے لوگوں کا ہمارا گھر ہے اور اس لئے آپ کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

حضرت علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ
ان کو یہاں رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم
رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا گھر ہے۔

حضور اللہ ان لوگوں کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم رہیں گے۔
ہم آپ کے لئے لوگوں کا ہمارا گھر ہے اور اس لئے آپ کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم
رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا گھر ہے۔

کئی کام کی کریں ان لوگوں سے ہر کام ہوا
ہر کام ہوا ہے ان لوگوں سے ہر کام ہوا

حضرت علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ
ان کو یہاں رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم
رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا گھر ہے۔

حضرت علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ
ان کو یہاں رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ ان کو یہاں ہم
رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا گھر ہے۔

حضرت علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم (جو آپ کا نام تھا) ان کو آپ سے ملنے کی دعوت دی کہ
ان کو یہاں رہیں گے ان کے لئے ہمارا گھر ہے ان کے لئے وہ لوگوں کو ہمارا
گھر ہے۔

کیا آپ کی کہانی لکھنا چاہتے ہیں؟

اپنی کہانی لکھ کر پڑھنا سیکھنا سب سے زیادہ دلچسپ کام ہے۔
تو اگرچہ کس بات کی۔ ہم اگلا ہے سرگرمیوں کے ایک مجموعہ جس کی کہانی

100 300 500

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

نئے لکھاریوں کی شخصی مٹی کہانیوں پر مشتمل منفرد سلسلہ

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔



حافظ محمد جاوید نواز

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

کے الفاظ اور جملے لکھیں۔

یوں کہ وہ لوگ اپنی باتوں کے ساتھ ساتھ دیکھ کر کہتا تھا۔ راستہ کو سب فلیق دکان پر لپکا تو
نہایت اچھے لگنے لگے۔ اچھا کہ وہ فلیق لپکا۔

"وہ راجہ کام کر کے بہت کمزور ہو چکا ہے۔ لیکن اگر یہ سب کام ٹھیک
ہو گئے۔" فلیق پر وہ پانی کا گلاس دھونے لگا۔

"تو رخصت پانی پی کر مراد ہی آ گیا۔" فلیق پانی کا گلاس رکھتے ہوئے ہلا۔

پھر اس نے ان ہجر کا تمام حساب کتاب چھٹی کیا۔ فلیق کو اس کے کام سے بہت خوش
ہوا۔ ان کے لئے یہ قاعدہ طوطے ہوئے سمجھنے لے اپنا مایان کرتا چلا۔

"اگر دکان پر سب بڑی دکان بنا کر اس میں فلیق ہوں گے تو اس دکان کا
مرمان لگے تو فلیق کو بیچے گا۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ مجھے کیا کہنا ہے کہ وہ اس کا۔" فلیق نے کہا۔

"اس قدر ہی اعداد و شمار؟" فلیق نے اس سے پوچھا۔

"ہاں میں تجھے لگے دوسرا مان سچا اس کا۔" فلیق نے وعدہ کیا۔

اس وقت سمجھنے کو ایسا محسوس ہوا کہ اس نے وہ ہجر کوئی کام ہی نہیں کیا۔ اس کی
دلچسپی نہ رہی تھی۔

اس نے سب فلیق دکان پر آیا تو سمجھنے دکان کو مل چکا تھا۔ فلیق نے سمجھنے سے
کہا۔

"آگے مجھے تک نہیں رہے۔ یہ کام سنبھالنا پڑے گا۔ مجھے ان دنوں ایک بہت
کچھ ہے۔"

اس نے اس کو کال دیا۔ اس کا تو میرا کام کیسے چلے گا؟

"اور اب اس میں کس لیے ہوں؟ آپ جانتے ہیں کہ میں
بھی تمام کام کا کام جانتا ہوں۔" چاہیں تو مجھے ہی اس کا کام کرنا
لینے رکھ لیں۔" فرحان بولا۔

"اچھا اب میں کام سے جا رہا ہوں۔ میں تمہاری بات پر
غور کروں گا۔" فلیق بولا۔

فرحان اور فلیق فلیق کا ایک دوست تھا۔ اس کو آج کل
مردانہ کام نہیں مل رہا تھا۔ اب اس نے یہ دیکھا کہ فلیق
اپنی دکان پر کبھی کبھار ہی آتا ہے تو اس نے اس کی دکان
پر اپنے تمام بھانسنے کے خواب دیکھتے شروع کر دیے۔ اس
لئے اس نے یہ صورت بنوا رکھی۔

فلیق اور سمجھنے کے درمیان کو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ بیت
چکا تھا۔

چکا تھا ایک سال تک اسے شقیں کو اس کا وعدہ یاد دلایا۔

"استاد اسی نے مجھے وہ کچھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ اس دکان کے مالک بن جائیں گے۔"

"تجسس دکان کے مالکان کی کیا ضرورت تھی آگئی ہے؟ میں تجھیں یہ سنا ہوں تجھیں چھن گا اور اگر تم نے زیادہ اصرار کیا تو تجھیں دکان سے بھی نکال دیا کرتا ہوں۔ کام کرنے والے لڑکوں کی یہاں کی نہیں۔ ایسے بھی مجھے آج کل ہمارے پاس سے گزر رہے ہیں۔"

شقیں کو لڑکان کی بات یاد آئی۔ "شقیں کو لڑکان کی بات یاد آئی۔"

"ہاں ہاں اتنا اپنا صاحب کرنے، جیسے زیادہ ہی بڑھنے گئے ہیں۔ جیسے معلوم ہے کہ ابھی میں بڑی دکان میں شقت لکھ رہا ہوں اس کے باوجود جو وعدہ ہے کہ جیسے یہ مالکان فروخت کروں۔" شقیں رو رہا۔

"لہذا ایک بار وعدہ ہے کہ ابھی آپ ہی نے کیا تھا۔" میں نے وضاحت کی۔ "میں نے وضاحت کی۔" شقیں نے اس کا جواب کیا اور اسے ہانکی گھوڑے کر دھست کہا۔ وہ بے چین لڑکان سے جاننے لگا کہ ایک دم شقیں کو جھکا لگا رہے ہیں لگا جیسے میں کو نکال کر اس نے بہت بڑی قطعی کی ہے۔ مگر اسے فرماں کی بات یاد آئی کہ وہ بھی اس دکان پر کام کرنے کا معاملہ ہے۔ اس نے میں کو لیل دل سے نکال دیا۔ دوا لگے دن سے ہی فرماں اس کی دکان پر آئے گا۔ پہلے دن شقیں نے فرماں کا ساتھ دیا۔ فرماں نے بہت ہی عاقبت سے کام کیا۔ شقیں مطمئن ہو گیا کہ فرماں چھانکار کر رہے۔ لگے دن سے فرماں ایک ہی دکان پر کام کرنے لگا۔ شقیں کا دھمکانا بھی بڑی دکان کی قبیلہ کی طرف تھا۔ ابھی ابھی فرماں کو دکان پر آتے ہوئے ایک جتنی بھی عمل نہیں ہوا تھا کہ ایک دن وہ بے چین ہو کر صاحب کتاب کے لیے دکان پر پہنچا تو وہ حیرت زدہ کیا۔ دکان کھلی ہوئی تھی اور دکان میں مالکان اور ان کی بیویاں تھیں۔ فرماں اس کی دکان کا سالانہ نے کر قرار دیا تھا۔ شقیں کو کچھ دوا لگے ایک بار پھر میں کی یاد آئی کہ وہ ابھی طرح سے اس کی دکان کو سنبھالے گا۔

دوسری طرف میں نے ایک کرائے کی دکان حواش کر شروع کر دی۔ آدھا مہینہ میں ہی کر گیا۔ اسے ایک کرائے کی دکان ملی لی گی۔ لگے سینے سے اس نے اس دکان میں سالانہ کا کام کیا اور کر دیا۔

شقیں کا خیراتی کام گہرائی کی اور انہوں نے کتاب کے کرائے کی وجہ سے اسے

کیا۔ ایک دن اس کی بیوی اسے دکان پر لے گیا۔ اس کی نظر ایک دکان پر پڑی وہاں ہی اس نے اس میں میں میں نے اسے کام کا آواز کیا تھا۔ شقیں دکان کے اندر آ گیا اور میں نے سلام دیا کہ بعد چھپے گا کہ آپ کسی کی دکان پر کام کر رہے ہیں۔

"میں نے خود کرائے پر دکان لے کر کام کا آواز کر دیا ہے۔" میں نے بتایا۔ اس کے بعد شقیں نے میں نے جانے کے بعد سے لے کر اب تک کی تمام دوا دہی کے کوئی کر رہی تھی۔ میں اس کی باتیں سن کر خاموش رہا۔ وہ بے چین لڑکان سے لڑکان کی نظر سناٹے والی دوا پر لگی تھی یہ دوا جس پر یہ آج بہت سہا کر رہی تھی۔

کاروبار سے "دھمکانا، قیامت کے دن وعدوں کے بارے میں یہ چھانچا ہے گا۔" شقیں نے میں نے اسے ہانکی گھوڑے کر دھست کہا۔ وہ بے چین لڑکان سے جاننے لگا کہ ایک دم شقیں کو جھکا لگا رہے ہیں لگا جیسے میں کو نکال کر اس نے بہت بڑی قطعی کی ہے۔ مگر اسے فرماں کی بات یاد آئی کہ وہ بھی اس دکان پر کام کرنے کا معاملہ ہے۔ اس نے میں کو لیل دل سے نکال دیا۔ دوا لگے دن سے ہی فرماں اس کی دکان پر آئے گا۔ پہلے دن شقیں نے فرماں کا ساتھ دیا۔ فرماں نے بہت ہی عاقبت سے کام کیا۔ شقیں مطمئن ہو گیا کہ فرماں چھانکار کر رہے۔ لگے دن سے فرماں ایک ہی دکان پر کام کرنے لگا۔ شقیں کا دھمکانا بھی بڑی دکان کی قبیلہ کی طرف تھا۔ ابھی ابھی فرماں کو دکان پر آتے ہوئے ایک جتنی بھی عمل نہیں ہوا تھا کہ ایک دن وہ بے چین ہو کر صاحب کتاب کے لیے دکان پر پہنچا تو وہ حیرت زدہ کیا۔ دکان کھلی ہوئی تھی اور دکان میں مالکان اور ان کی بیویاں تھیں۔ فرماں اس کی دکان کا سالانہ نے کر قرار دیا تھا۔ شقیں کو کچھ دوا لگے ایک بار پھر میں کی یاد آئی کہ وہ ابھی طرح سے اس کی دکان کو سنبھالے گا۔

دوسری طرف میں نے ایک کرائے کی دکان حواش کر شروع کر دی۔ آدھا مہینہ میں ہی کر گیا۔ اسے ایک کرائے کی دکان ملی لی گی۔ لگے سینے سے اس نے اس دکان میں سالانہ کا کام کیا اور کر دیا۔

شقیں کا خیراتی کام گہرائی کی اور انہوں نے کتاب کے کرائے کی وجہ سے اسے

11 اگست 2007ء

ایثار ہو تو ایسا

حجاب بن سیم، راولپنڈی

"بابا مجھے اچھے اچھے شوز لینے ہیں۔" ایثار بڑھتے ہوئے عرفان صاحب نے بارہ سال حازم کی بات سن کر ایثار سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔ "کیوں؟ پہلے والے شوز کہاں گئے؟" انہوں نے پوچھا۔ "گھر گئے۔" ایثار نے اسے دیکھا کہ ایثار بہت چارہ دھما کر لڑائیوں والے شوز پہناؤں۔ حازم نے جواب دیا۔

"ایثار کھٹک ہے ابھی اتوار کے دن آپ کو ہار کینے لے چلے گا۔ وہاں سے ابھی پتھر کے شوز لے آؤں؟" عرفان صاحب نے کہا اور بارہ ایثار بڑھتے ہی صدمہ ہو گئے۔

آج حازم بہت خوش تھا۔ اس کے ہاؤس سے بازار جانے کی تیاری کرنے کا کہہ دیا تھا۔ حازم کا دوست حاسر اور داخل ہوا تو حازم اسے لڑائی خالی اپنے شوز کے بارے میں بتائے گا۔ حاسر کی والدہ حازم کے گھر حازم تھیں۔ جب کہ حازم کے گھر اس کے کاظم دھما دھما تھا۔ وہ حازم کا بہت چارہ دھما دھما تھا۔ لیکن حازم کے شوز کے بارے میں اس نے لڑائی خالی کی طرف سے۔

اما اب وہ اپنے من سے ایک بیٹے میں اپنا سب خرچ چھپا کر رکھ چکے ہیں۔ آپ مجھے ہزاروں لے گئیں، اب سب کو اپنے جیسے شوز کا سر پر انگوٹھ دینا چاہتا ہوں۔" حازم نے روز میں سے روز اپنے کپڑوں کو پکڑا لے کر دیا۔

فرمان صاحب بے چینی سے کہی اپنے ہاتھ میں پکڑی، تم کو اور بھی حازم کو مجھے ہمارے تھے۔ اچانک انھوں نے حازم کو اٹھایا اور چپے سے لگایا۔ یکدم کے بعد وہ حازم کی بیخ شوز و قم اس کے حوالے کر کے ہزار کی طرف ہمارے تھے۔ اپنے لیے اس کی آٹھیں کھول دی تھیں۔



ایک باپ اپنے چھوٹے چھوٹے چار بچوں کے ساتھ ٹرین میں سوار ہوا اور ایک دست بردار ٹی سی سے بیٹھا گیا۔ وہ کسی گری سوچ میں غم کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ بیٹے بہت شرارتی تھے اور ان کے ٹرین چلتے ہی آسمان پر ہاتھ اٹھایا کرتی اور ہر کی بیٹوں پر چڑھا رہے تھے۔ کسی نے مسافروں کا سامان پھینکا شروع کر دیا ہے اور کوئی بچہ سہاں کی ٹوپی اتار کر ہمارے پاس ہے تو کوئی زور، اور اسے پیچ کر آسمان پر اٹھارہ رہے۔

مسافر لوگوں نے بچوں کی طرف دیکھا تو سخت غصے میں آ کر یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ کیا باپ ہے؟ وہ انھیں تنگ کرتا ہے اور نہ دیکھتا ہے، کوئی اسے بے حس سمجھ رہا ہے اور کسی کے خیال میں وہ نہایت ہی گناہ ہے۔

آخر وہ برداشت کی حد ہو گئی تو ایک مسافر غصے سے اٹھ کر آئی جگہ سے اٹھ کر باپ کے پاس پہنچا اور غصے سے کہتا ہے:

"یا آپ کے بچے ہیں یا مصیبت کا پھار؟ آخر آپ ان کو اٹھتے کیوں نہیں ہیں؟" باپ کا صبر کا پتہ نہ رہا اور اس نے آسمان سے بیٹگی ہوئی آنکھوں سے اس مسافر کی طرف دیکھا اور کہا:

"آج صبح ان کی باں کا انتقال ہو گیا ہے میں ان کو وہیں لے کر ہوا ہوں، انھیں دیکھتے ہیں کہ ان کو کچھ نہ کہوں، آپ دیکھ سکتے ہیں تو دیکھ لیں۔"

سارے مسافر ایک دم غائب ہو گئے۔

ان کے لیے میں منظر بالکل بدل چکا تھا وہ شرارتی ہے اب سب کو اٹھنے اور

"حازم! آجہ جیلا! تم جیلان صاحب نے آواز لگائی تو حازم بھاگتا ہوا ان کے پاس چلا گیا جہاں گاڑی ٹھارتے آگئے تھے۔ حازم ان کے ساتھ فرسٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب اس نے حازم کی آنکھوں میں اپنے سر سے کسی اگھری لگی۔

حازم کی والدہ کام میں مصروف تھیں اور وہ بھی ان کے ساتھ حازم کے گھر موجود تھا۔ ان کے والدہ زور سے کھانا اور حازم کو ٹی ٹی اپنے ہاتھ میں شوز پکڑے ہوئے تھا اور سیدھا اپنے گھر میں چلا گیا۔ یکدم کے بعد وہ کھانا اس کے پاؤں میں لائنوں والے شوز بٹنگ کر رہے تھے۔ والدہ کو دکھا کر حازم کے پاس چلا آیا اور اسے بھی اپنے شوز دکھانے لگا۔ حازم کی آنکھوں میں ایک ہار ہر ایک جیسے ہی حسرت دور آئی۔

"تم بھی اپنی ماما سے کچھ لے کر آؤ گے شوز لے لو ناں۔" ہاتھوں ہاتھوں میں اچانک حازم نے کہا۔

"بھری ای کے پاس اتنی رقم نہیں ہے اس لیے میں ان کو کچھ کر پریشان نہیں کرنا چاہتا۔" اس کی بات سن کر حازم کو ایک دھچکا سا لگا اور اس سے کہہ کے بیٹھ کر رہ گیا۔

"ابا! آپ حازم کے لیے بھی اپنے شوز لے آئیں کیوں کہ اس کی ماما نہیں دوا سکتیں۔" حازم نے سیدھا بچوں کے گھر سے انھیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"پھوڑو حازم! اس کا گناہ اور رہا ہے۔ اس کو ان شوز کی ضرورت نہیں۔ لیکن خیر بعد میں دیکھ لیں گے۔" حازم ان کے کھانے کے لیے زاری کو بھجوا گیا اور وہ حریہ پریشان ہو گیا۔ اچانک اس کے کان میں ایک زبردست خیال آیا اور اس کی آنکھیں چمکے لگیں۔



فرق کیا ہے؟

یہ ظاہر دونوں تاح میں ایک جیسی ہیں مگر غور کریں اور بتائیے۔۔۔



لستہ خلائی کعبہ



تاریک ہے۔۔۔ یہ تو مڑے داردار ہیں، لیکن تار میں کے پاس جالیں کیجئے۔۔۔ ہے کوئی اجڑی مڑی مڑی ہے؟۔۔۔ مڑ کر دھار جائیں لو!

نام ہانی

ہانی "سیدہ ہانی" کے نام ہانی کی ہادی ہے اس کا اصل نام ہادی ہے۔
 بچے اور ماہی ایکے 1000 ہے کہ انعام ہے۔ پہلے بچے نام 5000 ہے
 نام 300 ہے اور بچے نام 300 ہے۔ نام کو بچے نام 2000 ہے
 نام کو بچے نام 2000 ہے۔ نام کو بچے نام 2000 ہے
 نام کو بچے نام 2000 ہے۔ نام کو بچے نام 2000 ہے

علامہ امجد الدین ترک

جیاجی نے جس صفت اور حرکت سے وہ لڑکی کی شادی پر اپنا گھوٹا لایا تھا اس
 کے باعث گھوٹے کی طرح صورتی میں اٹھ کر گیا تھا۔ گھوٹا بننے کے بعد وہ
 گھوٹے کی طرح ہی رہا۔ اس نے غوثی سے پہلے شروع کر دیا تھا۔ غوثی دیر بعد جیاجی
 گھوٹے کی طرح ہوئی۔ یہاں پہلی ہادی جو کہ گھوٹے کی طرح رہی ہادی
 "اگر" گھوٹے کی طرح رہی کہ اس کا تو خیال ہی نہیں آیا۔ "اس نے دل ہی دل میں
 سوچا۔ گھوٹا رات کر کے اس کے پاس آئے پھر جوش کرتا تھا۔ جلد ہی اسے پتہ چلا
 پھر آیا۔ وہ ایک تھا جھوٹا تھا۔ یہاں ہی اس کی طرف مچی۔ جھوٹے جیسے ہی اس نے
 کوشش کی دیکھنے والی سوچا پھر اسے اسے پتہ چلا کہ یہاں ہی اس کی گرفت سے لڑکی
 ہادی کوشش کی کہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ہادی کی گرفت میں اس کا دم گھٹنے لگا۔

جیاجی جھوٹا کو اپنے گھوٹے میں لے آئی۔ جہاں سے لڑکے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ یہاں
 اس نے جھوٹے کو آزاد کر دیا۔ جھوٹے کی ہادی میں جہاں آئی تو اس نے پہلا شروع کر دیا۔
 جھوٹے نے وہی کام کیا کہ جھوٹے سے جیاجی کا شروع کر دیا ہے۔ یہ دیکھ کر
 جھوٹے میں ہو گیا۔
 گھوٹے میں قید میں رہے جھوٹے کی گھوٹے لگا۔ ہادی کی نظر میں چا کر اس نے اپر
 لڑکے کو آزاد کر دیا۔ جھوٹے کی ہادی کو آزاد کرنے کے بعد بھی اسے کامیابی نہ ملی۔

"اب میں دیکھتا ہوں گا۔" اس نے اُداس سے سوچا۔ اپنا کام ہی اسے ایک
 بار نہ جھوٹے کو آزاد کر دیا۔ جہاں میں جہاں آئی۔ وہاں کے قریب آ کر وہاں
 جھوٹے کو ہادی میں رہا۔ جھوٹے کی ہادی میں رہا۔ جھوٹے کی ہادی میں رہا۔
 جھوٹے کی ہادی میں رہا۔ جھوٹے کی ہادی میں رہا۔ جھوٹے کی ہادی میں رہا۔

گھوٹے کو اس طرح دیکھا کہ اس میں سے دیر لڑکے گھٹنے لگیں۔
 گھوٹے سے دیکھا کہ وہ لڑکے کی ہادی میں سے گھٹنے لگیں۔
 کوشش کی کہ کامیابی ہوئی تھی۔ جھوٹے کی ہادی میں سے گھٹنے لگیں۔
 میں اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ یہ کہہ کر اس نے آنکھیں موند لیں۔

نہاں جھوٹے کو ہادی میں گھٹنے لگیں کہ وہاں ہو گیا تھا۔ اب طرح دیکھ کر جھوٹے کی ہادی
 میں ہوتے تھے۔ آزادی کے بارے میں اسے سوچتے سوچتے کافی دیر سوچتی تھی۔
 "اگر" اسے ہادی میں رہی تھی۔ لڑکے کو کامیابی نہ ملے گی تھی۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 ہادی کی نظر میں لڑکے کو ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔

لڑکے جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔

"کیا میں کلی ہوا میں رہاں نہیں لے سکتا؟ کیا میرے اندر وہ گھٹنے لگیں
 ہادی کی طرح ہی گھوٹے میں ہادی کی گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔

"کیا آپ نے جہاں سے دیر لڑکے کی کوشش نہیں کی؟ کیا آپ کو آزاد کر دیا؟
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔

لڑکے جھوٹے کو ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔
 جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔ جھوٹے کی ہادی میں گھٹنے لگیں۔

خواب نہ آیا اور جب آپ جیلا رہا۔

”یہ بات ہے۔“ مجھے بھونکوا وہاں بھونکی آواز سنائی دی۔ ان کے چلنے سے مجھے

”تم اکیس گنا بڑے آواز ہونے کی کوشش کر سکتے ہو مگر میں سے دیر لگے گا

”یہ بات ہے چلنے، میں کوشش کرتا ہوں گا۔“ اس نے سوچا۔

”اس بات کے متعلق اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

”یہ بات ہے آواز ہو کر وہاں گاؤں کی کوشش میں سر جھانک گا۔ میں ساری زندگی

”تم سن لیں، یہ بات ہے، اس نے یہ آواز میں کہا مگر میں بھونکا ہوا میں نے سوچا تھا۔

”میں نے سوچا تھا کہ میں نے اپنی آنکھیں موند لیں۔“ مجھے بھونکے خواب میں دیکھا کہ

”اچھا تمہاری مرضی، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔“ تو جوں بھونکے کہا اور سامنے

”میں نے سوچا تھا کہ میں نے اپنی آنکھیں موند لیں۔“ مجھے بھونکے خواب میں دیکھا کہ

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔

”یہ بات ہے۔“ یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی گئیں۔



گھونٹے سے ہر کچھ نکالتے۔ مگر جہاں سے وہ نکلتے ایک ہی راستہ ہے۔ "وہ
 بھونکی کو سچ سے زیادہ چاہا کہ کسی۔ اب اسے ان گھونٹوں کی باتیں نہیں ہو سکتی
 "اب کچھ ایسا کوشش کر دیں چاہیے کہ اس سے باہر کی طرف
 اٹھیں پس اس کی طرف سے اس کی تو کامیابی ملے گی۔" اس کے گھر سے باہر
 کی دنیا کی کوشش سے کچھ کر یہ معلوم ہو چکا تھا کہ جہاں دشت پر لگی ہے۔
 وہ تمام گھونٹوں سے ہے۔ وہ بڑی آسانی سے گھونٹے سے باہر نکل جاتی ہے۔
 "مجھے اگر آزاد ہونا ہے تو اپنی زندگی قربانی دینی ہوگی۔" نئے گھونٹے
 اچھے روز جب سچ کی پیروی دیکھنے لگی۔ گھونٹے ایک کر کے گھونٹے سے باہر
 نکل گئی اور سے نکل آ رہی تھی مگر وہ جاننے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا اس نے دیکھا کہ
 انہوں نے اس کی دشت پر نکل جانے کی۔ تو وہی دوسرے گھونٹے کے لیے
 تو اس نے ان کے ساتھ ساتھ گھونٹوں کے ہیں تو وہ اتنی بولی گھونٹے کے ساتھ
 آئی ایک مرتبہ اس نے ان کے گھونٹوں کو دیکھا جب اسے کوئی غور اس کی طرف سے
 نکل گئی۔ نئے گھونٹے وہاں سے آواز دے کر دیکھا گیا۔
 "اب آزادی اور نہیں اب وہ ہے غری سے ہو سکتا ہے۔" اس نے غصے سے
 کہا۔



کھلونوں کی دوستی

غلام عباس

”رشیہ وہ تو انوکھی لڑکی تھی۔ غارداں نے آئی تھی۔
رشیہ وہ ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
خیاں تک نہ آئے۔ ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
ایک دم اے سید لڑکوں کا گھر۔ ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
سوا کرتی تھی۔ اور رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔“

”ہاں، رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
ایک دم اے سید لڑکوں کا گھر۔ ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
سوا کرتی تھی۔ اور رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔“

ایک دن اس کی سہیلی رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
ایک دم اے سید لڑکوں کا گھر۔ ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
سوا کرتی تھی۔ اور رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔“

ایک طرف سوا کرتی تھی۔ اور رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
ایک دم اے سید لڑکوں کا گھر۔ ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔ ان کے گھر کے
سوا کرتی تھی۔ اور رشیہ وہ تو ان کے گھر کے رشتہ دار تھے۔“

گلدی

ایک دوست نے دوسرے دوست سے کہا
 "میں اپنی زندگی کا مشکل اور تکلیف دہ کام پیش کرتے سے پہلے کہہ چکا ہوں۔"
 دوسرا دوست: "کہا کون سا کام ہے؟"
 پہلا دوست: "بستر سے اٹھنا۔"

1992

ایک دوست: "آئی کی گلی بچوں سے ملتی ہے۔"
 دوسرا دوست: "ہماری گاڑی لاجل سے ملتی ہے۔"
 تیسرا دوست: "ہماری گاڑی لاجل سے ملتی ہے۔"
 پہلا دوست: "کیا مطلب؟"
 تیسرا دوست: "ہمارے پاس گوجا گاڑی ہے۔"

اپ (بیٹے سے) "بھول چھوٹا" میں۔
 چلا "آپ کی مرضی"۔ "جیسے اگر بھول چھوٹا مجھے کو میں، اٹھائیے گا۔"

Section 1

ایک دوست نے (دوسرے دوست سے) "تمہاری گاڑی رات کو کون سا رنگ لگائی ہے؟" اور کہاں لگا ہے؟

دوسرا دوست نے: "میں نے اس کو جس رنگ میں لگایا ہے اس کے لئے تو دوست کر رہا ہے۔"

پہلا دوست: "میں تم کو یہی رات کا سارا رنگ دیکھنے کے لئے جا رہا ہوں۔"

دوسرا دوست: "یہ تو آسانی سے۔ میں گاڑی کو جس رنگ کی دیکھ رہا ہوں کہ وہ کون سا رنگ لگائی ہے۔"

رات کو جب میں گاڑی کو دیکھ رہا تھا اس کے لئے اس نے اسے لگایا ہے۔ پہلا دوست نے

کی رات پر یہی کار لگا دی۔ چنانچہ گاڑی کو جس رنگ کی دیکھ رہا تھا وہی رنگ لگائی ہے۔"

اکرم: "تھیں ابھی صبح کے لیے دکان کو پہنچیں گے۔"

ہاں کی جگہ ہے۔ "فیروز آبادی کی جگہ اس کا کہاں ہے؟"

ہاں کی جگہ ہے۔ "فیروز آبادی کی جگہ اس کا کہاں ہے؟"

211

”جہاں (مگر ہے) غلام ار کے کہتے ہیں۔“

میرے دوست

ایک شخص نے مجھے بتایا کہ وہ ایک شخص سے مل گیا ہے جو کہ "میرے دوست" کے نام سے جانا جاتا ہے۔
 "میرے دوست" کے نام سے جانا جاتا ہے۔
 یہ وہی ہے۔"

دوست نے کہا: "میرے دوست" کی کہانی کوئی حد ہوتی ہے جس نے کسی شخص کی زندگی میں موت اور جتنے پھرتے ہیں وہاں تک کہ وہ اس پر اس کا ایک نیا ہیرو بن گیا ہے۔
 انہوں نے مجھ پر بڑا اثر کیا تھا کہ میں "میرے دوست" نہ کر سکا۔
 میرا تجربہ کیا ہے۔

تم تو بچ جاؤ

ایک آدمی دروازے پر کھڑا تھا کہ اسے ایک بلی نظر آئی ہے بلی
 دیکھ کر وہ کہتا ہے: "میں تو ادب و ہوش پر فخر کرتا ہوں۔" یہ کہہ کر بلی کو باہر پھینک دیتا ہے۔

سیدہ طاہرہ - کراچی

کیلر

ایک شخص (دوسرے سے) کہتا ہے کہ اس کی بلی اس کی پرانی گھسی چیں کو دے
 اس کی بلی اس کی بات کرتی ہیں۔ "میں آؤں میں آؤں۔"
 دوسرا دوست: "انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس کی بات ہے کہ اس کے گھر کے 7
 کیلر انگریزی میں لکھے ہیں۔ اس کی بات ہے کہ وہ اس کی بات کرتے دیتے ہیں۔"

سیدہ طاہرہ - کراچی

جنرالی

سیدہ طاہرہ (شاعر سے): "تم نے انگریزی یاد کیوں نہیں کیا؟"
 "جنرالی" نامی ایک سیاست دان اپنے بچے میں کہہ رہے تھے کہ تم
 بہت جلد یاد کیا کاغذ یاد کر رہے گے۔

آؤں میں آؤں

میرے دوست

ایک سال دواؤں میں سے ایک بھاری سٹیک
 "صاحب کیا بات ہے دو سال پہلے میں وہاں سے آئے تھے پہلے سال سے
 پانچ روپے دینے لگے اور آج صرف ایک روپہ!"
 "ان سے کہو: "بہن دو سال پہلے میری شادی نہیں ہوئی تھی۔ پہلے سال
 میری شادی ہوئی اور اب میرا ایک بچہ بھی ہے۔"
 بھاری بھی کرنا۔ "ابھی تو آپ میرے دوستوں سے اپنے خاندان کی
 کھانا کرتے ہیں۔"

ایک میٹری

ایک (خبر سے): "میں نے کسی آدمی میں گرفتار کیا تھا ہے۔"
 "خبر" ایک میٹری چوری کرنے کے آدمی میں۔
 "ابھی تو میں نے ایک میٹری چوری کرنے کی ہے کہ گرفتار کیا ہے؟"
 "ابھی تو میں نے ایک میٹری چوری کرنے کے آدمی میں۔"

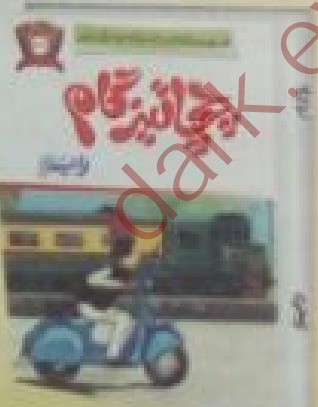
ایک شخص نے
 ادب اور شاعر
 محمد اور لیس قریشی کے
 شروافاتی کردار
 چچا حیرت کی
 تصدیق
 کہانیاں



575/-
 گھر بیٹھے حاصل کیجیے، ہوم ڈیلیوری فری

0300-4611953
 042-37300590

پیشہ ورانہ



پیشہ ورانہ کام کی تیاری اور
 جازو کہانیاں
 مادہ طبعی قسم میں
 شائع ہونے والی
 کہانیاں کے مجموعہ

مجلس شورای اسلامی

سُرِا و مَسْنَاهُ مَارِ

المجلة الدولية للتقارير المالية أو المجلات المالية

المخاض

1980/4/24

”جیہو کیا ہے اور اسے کبھی کبھی اس کے بعد اہل جوہاؤں، دانشمندیوں سے آواہن
 ہو جاتی ہیں۔ انھیں اہل جوہاؤں کے لئے دروازوں کا چارہ تیار کرنے کی بات ہی نہیں آتی۔ چنانچہ
 ان کے مکان کا چارہ تیار ہوا اور ان سے بڑھ کر اور بھی بہت اہل جوہاؤں کے لئے اس کے
 اہل جوہاؤں کو ہی سہا کر دیا جا سکتا تھا۔ مکان کے کچلے طرف اسے دو دروازے
 تھے۔ ان کے اندر بندوں کی اس بڑی سے عمارت چھوڑ کر ان کی سمت آگے چلی گئی۔
 ساتھ ساتھ وہ دروازے نہیں خود، وہ بے دہی جو میں نے لگا کر غریبوں کی ہمت
 کرانے کے لئے لگا دی تھی۔ وہ بے دہی کے پاس کھڑا تھا۔ سامنے ہی ایک رازدار تھا۔
 رازدار کے آگے ہی اسے کمرے میں رہائی ہوئی تھی۔ ”تو پھر ایک ایسا رازدار
 تھا جو ہر رازدار کے سامنے آکر نہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ وہ تھا جس سے اہل جوہاؤں
 تیار ہوتے تھے۔“

"تم نے بہت سارے غلطی کی۔ تم کو یہ سزا دے رہا ہوں کہ تم کو سزا دے رہا ہوں۔"

”میں کیا کرتے ہوں۔ انہیں معینہ دینی کی آواز لے گم سہ میں چلا کر دیا تھا۔ یہ
میں نے ہی تھا۔ میں نے اسے بے غار ہے۔ وہ آپ کے روبرو میں پہنچے اور کالم
لے کر گئے۔ یہ ہے (میں نے ان کا کہنا)۔“

• NOT a continuous variable

”بھلا تم کو کیا معلوم ہے کہ ہمارے ہاں ہر ایک کا ہر ایک کو جاننا ہوتا ہے۔“

"تمہیں ان کے بارے میں کچھ نہیں پتا ہے۔ ان کے بارے میں کچھ نہیں پتا ہے۔"

کے ساتھ مل کر جانے والے ہیں۔

میں نے کہا: تم ایسے نہیں جاؤ گے۔ تم اب تو میرا بھائی ہو چکا۔ اگر کسی نے

mark:

”بہت بھرتا“ میں نے کہاں اجڑا کے ساتھ ہی کہاں جھپکے مرگ آؤ اور دیکھ
تاریک گوشت میں دیک گیا، دل غروب اور جلاقی اور اکی اکی کر کے کھل چکی تھی۔ میں اس
سے کہہ رہا تھا اے گلہ کر کہتے پر جانے کے لیے اپنے کی طرف بھاگ گیا۔ غارتی وہیں رہا
پار جلد ہی اس کی اداسی دہلی۔ وہ دھرا دھرا دیکھے پھر پاس کے کرے میں اس کی اداسی
اس نے وہاں سے نکلتے اپنے میں حالت گئی۔ وہاں راستے سے وہاں ہوا۔ اور
پھر وہاں سے وہاں غروب لوگ غائب تھے۔ اس کا منہ نہ کھلا۔

”تم ان میں سے کون سا چھوڑنا چاہتے تھو؟“ وہ بڑا لالچ بھرا سحر پہ لیت کر ہنسا کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں تڑپ تھی۔ ہوش میں آئے تو بھول کے کہنے سے میں نہیں تھا۔ اس نے حیران ہو کر دھڑا دھڑ کیا۔ اس وقت بھی ایک کہنے سے میں ہی ہلکا سا پھین پھین کر رہ گیا۔ وہ کہیں ہو سکتا تھا۔ اس میں اس کی آنکھ لگی تھی۔ اس کے ہاتھ ہی آواز دے رہے تھے۔ میں نے آواز دہرائی۔ وہ نہ تھا۔ اس کا مطلب تھا اسے فوج کوڑا گیا ہے۔ اس نے آواز دہرائی کہ کوئی شے کی۔ لیکن ایسا نہ کہ وہ آواز دہرائی سے کوئی سوراخ بھی نہیں تھا۔ وہ پہلے سے وہاں ہی تھا۔ آواز دہرائی تھی۔ وہ فوراً ہی جھک کر فرش پر لیٹ گیا۔ جیسا اس سے خود کو کہے ہوش چلا گیا تھا۔

10. ~~11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 84~~

10

[illegible]

”اے گویا کی سوجھ بوجھ میں اس نے کئی بار
 کتاب کا مطالعہ کر لیا اور قلمی محنتوں سے کچھ نیا
 باتیں اس نے لکھی ہیں۔“ اس جملہ کے قاری ہر ایک سے یہ کہتا تھا
 کہ ایک بار اس نے اس کے لکھے ہوئے کچھ قلمی محنتوں کے
 کئی اور نیا لکھنے اس نے لکھنے کی طرف اس کے لئے
 ”اے گویا“ کے لکھنے کے لئے اس نے کچھ اور محنتیں

”کیوں بھائی! کیا شک ہے کہ میں واقعی ہے۔ کسی نے کہا کہ جہاں جہاں ہے وہاں ہے۔“

[illegible]

”کیا میں نے آپ کو کبھی دیکھا ہے؟“

”نہیں، میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔“

”کیا آپ کو کبھی دیکھا ہے؟“

”نہیں، میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔“

”ایا کچھ ہوئے ہوئے آپ لوگ لبِ عیساں کمرے کے قیدیتے ہوئے ہیں۔“

”کمرے کے قیدی۔ یعنی وہاں رہتے کئی دنوں کا نام ہو سکتا ہے۔“ ڈی بی نے اس کا جواب دیا۔

”اسے خیر۔ سیرا ملے جانے کی کوشش نہ کرنا۔ دن رات جیل کے چار دیواریں کھانے کے لیے۔“

”ایک گاؤں سے چارے ہوئے ہیں اور کچا پڑیں گے۔“ شوکی نے جمل کر کہا۔

”اس کی جسم کو کھڑا کر کے رہاں وہاں کے چھپو دے اور سے نکالو۔ اس طرح اعلیٰ

پوستان صاحب تو رہاں ان کا کچا ہی کھاتے ہیں۔“

”کیا ہمارے لیے کوئی دوا ہے؟“

”نہیں... نہیں... میں سوچ رہا تھا۔“ خیر اور کبھی ایک کھاتے پر بیٹھ کر کہے

”ایسا بھی ہوتا ہے۔“ ”الطاف مکتبہ۔“

اور دوا دلی چادر پر چڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ان دن تک کھنگلیا گیا

تھا۔ وہیں بعد وہ ان کے درمیان کھڑا رہی اور ان سے (جو دوا دلی چادر پر

”کب لوگ ہیں؟“ ان حالات میں ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ ”نہ

"جس دشمن کی طرف سے آپ کو یہ خبر مل رہی ہے۔ اس کی پہچان کا کیا نامہ ہو گا؟" فریم ایک کمرے سے دوسرے میں غصہ بول رہا کر رہی تھی۔

"کوہا میں اس دشمن کی پتہ نہیں کر سکا کیا کمرے میں کوئی اور دشمن ہوا نہیں ہے؟"

"جی ہاں وہ ہے کہ میں اوم بھی ایک دشمن ہوا ہے۔ سبھی کے اور یہ ہم اس کا کیا کر سکتے ہیں لیکن اس طرف سے اسے میں سمجھیں گی ہوتی ہیں۔"

"Thank you"

”ہمیں اس کا کوئی اصل نسخہ اس وقت ہوگی۔ جب ہم یہاں
مردمگشاہ گئے ہیں۔ اس قید سے۔“
”فرقہ کریں۔ اللہ نے چاہا تو ایسا ہو جائے گا۔“
”اگر کیسے۔ ہم ان ساتھوں کو کس طرح توڑ سکتے ہیں؟“
”اسی دیکھتے جائیں۔“ یہ کہہ کر قادری نے وہیپ بھی ہاتھ دلا اور
رقی تھوڑی سی ہمارے کوشش کے بعد اس کے ہاتھ میں نظر آئی۔

[illegible]

”آئی صبر سے چالی اقل“۔ شعی نے غصہ کر لیا۔
 ”اقل تو میں نے بہت جلدی نکال لی ہے اور پہلی ہی مرتبہ چالی اقل
 نکال چکا ہوں۔“ شعی نے جواب دیا۔
 ”اقل تعالیٰ اپنا دم نہ مارے۔“ اسحاق بولا۔
 ”ہاں! بے شک، دم نہ مارے گا۔“ اسحاق نے غصہ کر لیا۔
 چالی نے اس نے مسکرائے کہ وہ کون سے شراب کیے۔ جلدی مسکرائے کی

سہیلی سے ملا۔ میں، دیکھ جاؤ، کچھ اور چھوڑاؤں گا، پھر جیل لے کر کوٹھل کر رہے گا۔
 اسی کا نام، سوشل سائنس کی صلاحیتیں نکال کر لکھیں گے۔
 ”اب اس سے پہلے تم پہلے اس میں کہیں گے، یہاں کے ہر اسلامی نے غلطی ہو کر کیا۔
 ”یہ کام کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے۔“ قادری کہلا۔
 ”اب اس کا حصہ ہے۔“
 جلد ہی ہر کسی کا ہاتھ آگے۔ قادری نے اس سے لگ کر پہلے یہ اشارہ دیا کہ

میں نے مسکرا کر کہا۔

"کب باقی مسوری دہاد کے ساتھ کھڑی کر دیں۔"

"اس کھڑی سے ساتھ نہیں تواریں گے؟" جہانی دہاد کے لیے جس جرحہ تھی

"نہیں دیکھنے میں۔"

مسوری کھڑی کی۔ جہانی کھڑی لیے اوپر چڑھ گیا اور دو میاں اول و

ن کھڑی چڑھ گراں کے طاری کا دوسرا سر اٹھاتا کہ سے دہاد پر دے مار

اوسری طرف چار مشغولی سے تمام کی گئی ہے انہیں... بھروسہ...
مشغولی سے بھروسہ ہے کہ انہیں...
مشغول کر دیا جی۔ محمد نے ایک انکس نے انہیں... انہوں نے ہمارے تمام انکس کو...
...ہو گیا ہے۔

اسے کہتے ہیں کہ اسے کام لیا۔ یہ لکڑی سے لہی ہے، یہ لکڑی سے لہی ہے، یہ لکڑی سے لہی ہے۔
اسے کہتے ہیں کہ اسے کام لیا۔ یہ لکڑی سے لہی ہے، یہ لکڑی سے لہی ہے، یہ لکڑی سے لہی ہے۔

"ہاں! یہ پابندی... تم گنناے توقید کی یہ سزا دگنا ہو جائے گی۔"

"ہاں! یہ پابندی... تم گنناے توقید کی یہ سزا دگنا ہو جائے گی۔"

اور باقی لوگوں نے انہیں اس طرف نہیں آنے دیا۔ "فاروق نے مزید کہا۔

"ہاں! یہ پابندی... تم گنناے توقید کی یہ سزا دگنا ہو جائے گی۔"

"اور یہ بہت اچھی بات ہے۔" شوکی نے خوش ہو کر کہا۔

جس۔ جھلا فاروق بھائی یہاں کیسے ہو سکے اس۔ آفتاب نے جلدی جلدی کہا۔

"پتا نہیں اچھی ہے یا بدی... ویسے بات ضرور ہے۔ یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب نہیں

"لیکن بھی... مصیبت ایک اور ہے۔" شوکی کی آواز فاروق کے کانوں سے ٹکرائی۔

کی اب تک؟

"یہاں پہلے ہی کیا کم مصیبتیں ہیں کہ ایک اور آگئی۔" آفتاب نے بھٹا کر کہا۔

"کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔"

"جس۔ تو لو۔ فاروق بھائی کی آواز صرف تم نے نہیں، ہم نے بھی سنی ہے۔ لہذا میں

"کمرے میں کیا کیا چیزیں ہیں۔ ڈرا تا نا تو۔" فاروق نے کہا۔

یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ساتھ والے کمرے میں فاروق بھائی بھی قید ہیں۔"

"کی بات ہے۔ نوٹ کر لیں۔"

"ارے باپ رے... کک... کیا واقعی۔ اگر یہ لوگ بھی قید ہو گئے تو پھر مارے گئے ہم

"کاغذ تمہیں ہے۔ نوٹ بھی تم لوگ ہی کرتے رہو۔ مجھے تو بس بتا دو۔" فاروق نے

بے موت۔"

"خیر بے موت تو کوئی بھی نہیں آ رہا جھلا۔ موت آئے گی، تبھی مارے جائیں گے۔" جھلا کر کہا۔

"تو اس میں جھلا نے کیا ضرورت ہے؟" شوکی نے بھی جھلا کر کہا۔

انہیں کا شان بولے۔

"وہی ضرورت ہے۔ جو تمہیں بھی پیش آگئی ہے۔"

"فاروق بھائی... کیا اور واقعی آپ ہیں؟"

"نہیں! میرے فرشتے موجود ہیں یہاں تو۔" اس نے بلند آواز میں کہا۔

"فرشتوں کے ساتھ آپ خود کیوں تشریف فرما نہیں ہیں۔"

اشفاق نے غصے سے لہجے میں کہا۔

"و غلطی ہو گئی۔"

"ابھوسو! یہ تمہیں کب ملے گا؟ کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔"

"ابھوسو سے کیا حاصل ہوگا؟" اس نے چمک گئیں کہیت۔ "آفتاب مسکرایا۔"

رہوں گا۔" فاروق ہل گیا۔

"کہاں کا جملہ کہاں جوڑ دیا۔" کہاں کو رنے منہ بنایا۔ اتنی دیر میں فاروق دوسری

"لیکن اس طرح تمہاری کوچہ میری طرف ہو جائے گی۔" شوکی نے کہا۔

سلاخ کے ساتھ ہی وہی عمل دہرا چکا تھا اور وہ سلاخ بھی فوراً اکھڑتی نظر آتی تھی۔

"اولیٰ کیا۔ جھکنا ختم۔ بتاؤ نہ بتاؤ۔ میں کوشش شروع کر رہا ہوں۔"

"مار لیا میدان۔"

"شکر یہ! شوکی خوش ہو کر بولا۔

"لیکن ابھی۔" کیا یاہر پاس اور اس کے آدمی نہیں ہوں گے؟"

فاروق نے جلدی جلدی چابیاں لگانا شروع کیں۔ اور پھر تالا ٹھس گیا۔ ابھی اس کے

"میں نے ان کے باہر جانے کی آوازیں صاف سنی تھیں۔ اسی لیے تو میں نے

تالے کو لگا کر اس کی کوشش کی تھی کہ ایک آواز نے اس کے پیروں تلے سے زمین نکال دی۔

بانک لگا کر آپ اوٹوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ابھی؟"

ایک ایک کر کے سب سلاخیں نکل آئیں۔

فاروق ہونکھار کر منہ ایک لمبا تالہ پدم معاش کھڑا سے تیز نظروں گھور رہا تھا۔

"اب چادر اوپر پھینک دو۔" فاروق بولا۔

"میں نے پوچھا ہے۔ یہ کیا اور ہے؟"

انسپیکٹر کا شان نے چادر اچھال دی۔ فاروق نے چادر کا ایک سرا مسہری سے پاندھا

"تالا کھول رہا تھا۔ کھول چکا ہوں۔"

اور ڈوسرا روشن دار سے نیچے لٹکا دیا۔

"لیکن کیوں؟" وہ غرایا۔

"یہ دیکھنے کے لیے کہ میرے پاس موجود چابیوں میں سے کوئی کام کی ہے یا نہیں۔"

"کیا خیال ہے۔ پہلے میں ہی چلوں۔ اگر تالا نہ لگا ہوا ہو تو آپ سب روشن دان

فاروق نے مسکرا کر کہا۔

گزر گئے کی شقت سے بچ جائیں گے۔"

"اور یہ مسکراتے بھی ہو۔" اس نے تھک کر کہا۔

"ہوں انجینئر ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔" انسپیکٹر کا شان نے کہا۔ فاروق روشن دان

"بچے سے کس طرح مسکراؤں۔ یہ آپ بتادیں۔"

سے نکل کر چادر کے ذریعے چھل گیا۔ جلدی وہ نیچے کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ

"بکواس مت کرو۔ دروازے سے ادھر بنو۔ ارے۔ تم۔ تم وہی ہو۔"

دروازے پر تالا نہیں تھا۔ صرف کھلی گئی تھی۔ اس نے فوراً جتنی گراوی۔ سب یکدم باہر نکل آئے۔

"اب میں کیا جانوں۔ آپ اس وہ کی بات کر رہے ہیں، ہو سکتا ہے، میں وہ نہ ہوں۔"

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔"

اس نے مصروبان انداز میں کہا۔

"ابھی اس عمارت سے باہر نکلنا پانی ہے۔"

"ابھی بتاتا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے ایک بھر پور مکا اس کے منہ پر دے مارا۔

"اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عمارت سے باہر بھی نکل جائیں گے۔"

مکا دروازے پر لگا اور اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

فاروق نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھا، لیکن دروازہ بند تھا۔ اب وہ چھوٹے

"کک۔" کیا ہوا جناب۔ خیر تو ہے۔"

پر پہنچا۔ اس کے ذریعے نیچے آؤ۔ دروازے پر آیا۔ یہاں تالا لگا تھا۔

"خیر کی ایسی کی تھی۔"

"اس طرف جانا کا ہوا ہے۔ میں جیب سے چابیوں کا گچھا نکالنے کی کوشش کرتا ہوں۔

"اچھا۔ خیر کی ایسی کی تھی ہو سکتی ہے۔ کمال ہے۔" فاروق نے کہا۔

آپ سب ڈمکا کریں۔"

اس بار اس نے اچھا منہ صدمہ کیا اور سر کی ٹکڑ دے ماری، لیکن اس کا سر بھی دروازے

"کس بات کی؟" آفتاب نے کہا۔

سے نکل آیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ لڑکھڑکھ کر پیچھے کی طرف الٹ گیا۔

"پہلے اس بات کی کہ گچھا جلدی لے کر اس کا سیاب ہو جاؤں، پھر اس بات کی کہ کوئی

"مہم۔ میں نے۔ میں نے چھوٹیں کیا۔ ہاں۔" لیکن اس کے منہ سے کوئی بات نہ نکل

چلائی تالے لوگ جاے۔"

سکی۔ وہ تو بے ہوش ہو چکا تھا۔ فاروق نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"ابھی بات ہے۔ ہم یہ دونوں ڈمکائیں کرتے ہیں تم ذرا جلدی کرو۔ کہیں گچھا نکالنے

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔" ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔ انھوں نے آؤ دیکھنا

تالے کی بات نہ لگ جاے۔" شوکی نے پریشان ہو کر کہا۔

اس نے دروازہ کھول دیا، لیکن اچانک فاروق چلا آٹھا۔

تالے سے گھبرا کر کہا۔

"اس نے اس طرح آگے بڑھ کر دست برد یک گئے ہوں۔" ماری نے

"یہ تالے کی بات نہ لگ جاے۔"

قلب و ریه کے مابین گہرا اپنے مگر دلوں کو کسی چیز کی محبت نہیں ہونے لگی ہے
 کہ جس کو وہ دلوں میں دسروں کو انھیں فراہم کرے گا۔

قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو اپنے خاص فضل و کرم سے نوازا ہے۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص اجر و ثواب عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص رحمتیں عطا فرمائیں ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص کرمیں عطا فرمائیں ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص جلال و جلال عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص کبریا عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص عظمت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص شرف عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص اہمیت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص قدر و قیمت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص منزلت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص اہمیت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص قدر و قیمت عطا فرمائے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص منزلت عطا فرمائے ہیں۔

میں سنیے لیا تھا۔ ہاں، بالی پر چبے لیا تھا۔ میرے ارد گرد میرے عزیز واقارب
 بیٹھے تھے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ کیا ہو گا۔ کیا ہو گی۔ جس۔۔۔ ہے ان کے ہیں کرنے سے تکلیف
 پہنچی رہی تھی۔ میں ان کو کچھ کہہ چکا تھا جس میں اس کا تامل نہیں تھا۔ میں تو صرف انہیں
 دیکھ سکتا تھا۔ وہیں کی باتیں سن سکتا تھا۔ بہت کچھ اور بڑی بڑی عمری عورتوں نے ہیں کرنے والی
 عورتوں کو سمجھا دیا کہ ان کے بچے کچھ ایسا کرنا۔ ایسا شریف چھوڑ دینے کے کہنے پر انہو عورتوں نے

میرے دل میں جیسا کہ تمہیں بھی گھٹن تھی نہ پتہ تھا نہ اولاد تھا۔ میرے والد کا نام تو کون کا اور میرا میرے آپا بھائی کے جانے لگے۔ باہر میں نے کالم بھی لکھنے شروع کر دیے۔ تمام شوقیہ میں میری عزت تھی۔ اسی لیے اسے ایسا ہیاد تھا کہ اس کا امتحان پاس کرنے کے بعد، وہ بھی ایک ایسا استاد بنے جیسے اس کے والد تھے۔ اس کے بعد اسے انجمن کے صدر بنے اور حصولِ مراعات کی پیشکش کی جسے میں نے قبول کر لیا۔ اس کے بعد اس میں مزید میں طریقہ کر سیت ہادی حوالی ہوئی۔ اب میں جب بھی گاؤں جا تا۔ گاؤں کا کھانے اور پڑاوی اور دیگر ملک میرے

میں نے ایک اور پیمانے پر بے کے گھر لائے ہیں ان کو کوئی حق۔ گھر کے حالات
ناپائیدار بن گئے تھے۔ میں ان کو اپنے گھر سے اجازت دینی کہ ان کو حق میں بڑھ گیا۔
میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں جتنے اور گھروں سے اپنے خاندان کا سامان لے کر لے گا۔

نے انھیں یہ بتا دیا کہ میں ان کو ہاتھ تو گاؤں کے پڑوسیوں کے بیٹے سے
اپنی بے وفائی کا بدلہ لے گا۔ ان کے اشارے پر ان کو کسی نہ کسی بہانے پر عزت
کر دیا۔ لیکن خدا کا خوف اور جو ان کی انہی تربیت کا اثر تھا۔ گہرا تھا۔ لہذا میں
نے ایسا نہیں کیا۔ میں کسی کو بے عزت کر کے اپنی عزت نہیں بڑھانا چاہتا تھا۔

گاؤں میں میری آمد پر مولیٰ میں میلہ سا لگا رہتا۔ لوگ اپنے مسائل لے کر آتے
اور میں نے اثر و رسوخ سے ان کے مسئلے حل کر دیتا۔ میں نے اپنے بھائیوں اور بہن سے
رفتہ ان کے گاؤں میں جگہ لے کر آباد کر دیا۔ گاؤں کا پودھ مولیٰ گھر سے ناکھ رہتا تھا
اور صرف نام کا پودھ ہی رہتا تھا۔ وہ میری طرف سے حاصل کرنے کی بہت کوشش کرتا رہا
لیکن میں نے اس سے کچھ نہیں مانگا۔ پودھ مولیٰ کی مولیٰ کے ہاں اب میری مولیٰ
گاؤں کے لوگوں کی قرب اور امید بڑھ گئی۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور دو بیٹیاں سے نوازا۔ میں نے ان کی فوج تربیت کی۔
میں نے ان میں سے ۱۱۱۱ گاؤں میں آ کر گزارا۔ گروہوں کے کہنے کے باوجود میں نے وہاں
کسی سے شرم نہیں کی۔ شرم میں میرے شب و روز بہت مصروف کر دیتے تھے۔
میں ان کے ساتھ جیسے سکون مل جاتا۔ وہ میں اپنے جوں جوں بھائیوں اور عزیزوں میں
۱۱۱۱ گروہوں کے ساتھ جوتا تھا۔ آج میرے پاس ۱۱۱۱ دولت اور ۱۱۱۱ سب کو تھا۔

معاشرے کے ہر فرد کی عزت تھی۔ گاؤں کے لوگ مجھ پر جان بھر سکتے تھے۔ میں ان
کی غرض اور غم میں شریک تھا۔ ان کے لیے کمرے تھے جس کا چارہ میری امداد پہنچاتا تھا۔
میں نے اپنی ۱۱۱۱ دولت میں ان کی بہت سی فلاح کی تھی کہ ۱۱۱۱ دولت و طاقت کے لئے
میں کسی غریب کی بے وفائی کر دینا کسی کو اپنے سے کمتر سمجھیں۔ تمام دنیا رحمت کے باوجود میرا

سب ان پر رحم تھا۔ میرے غرض تھی کہ میرے حوزہ کے خلاف کوئی بات یا کام نہیں کرتے تھے۔
میں نے ان کو مل جل کر دیا۔ میرے اثر و رسوخ سے مل کر ہوا۔ پہلے سے مل کر ہوا۔
پہلے سے مل کر ہوا۔ میں سمجھتا تھا کہ طاقت اختیار اور دولت سے ہر کام ہو سکتا ہے۔
میرے گروہوں کو ملتی تھی۔ لیکن میں ان سب کو ہلاکوں کے لئے ہی استعمال کرتا تھا۔

ایک بار میں گاؤں میں گیا۔ مولیٰ میں گاؤں کے بہت لوگ مجھے ملنے آئے
ہوئے تھے۔ میرے بیٹے اور میرے پاس بیٹھے تھے۔ ملازم آئے والے لوگوں کی
تواضع کر رہے تھے۔ میں سب کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ میں خود کو کسی ملک کا بادشاہ سمجھ رہا تھا
میرے ہاتھ لگے بیٹے ہوں گے۔ میں نے سب کو دیکھا۔ اللہ اور میں پہلے سے جیکے
کو دیکھ کر میں نے اس سے اپنے دل کو کام لیا۔ اس نے لوگ ایک دم پریشان ہو گئے
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔

میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔

میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔

میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔

میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔
میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔ میں نے ان کو دیکھا۔

تلاش کر رہی تھی۔ اس سے ہر کوئی ملے گا۔ میں کھڑی ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔
 تاکہ آگے جان کے اہلکاروں کی خصوصی آگے۔ لاپرواہی ہونے کی وجہ سے
 تلاش کر رہی تھی۔ میں آگے۔ لاپرواہی ہونے کی وجہ سے تلاش کر رہی تھی۔
 وہ آگے ہونے کی وجہ سے تلاش کر رہی تھی۔ وہ آگے ہونے کی وجہ سے تلاش کر رہی تھی۔
 تلاش کر رہی تھی۔ وہ آگے ہونے کی وجہ سے تلاش کر رہی تھی۔

سب میرا جنازہ قبر کے پاس رکھا کیا تو قبر کو کچھ گراہی دھست جاتی ہوگی۔ انکو بائی ہو گیا میں نے والا اکی تک اور چار ایک قبر میں ہے گا۔ کئے قبر میں انار کر سست کی سلوں سے قبر کا کیا جانے گا۔ میں روئے ہر چاہئے لگا چیں کسی کو میری آواز جس حالتی دیکھ رہی تھی اور پھر میری قبر پر مٹی ڈالی جانے لگی۔ سب میرے اپنے گروہ ہے۔ میرے بیٹے بھائی اور شہداء اور شیخ اسٹان میں کئے جانے کر رہے تھے۔ لکھے جانے کرنے کے بعد سب نے دعا مانگی اور پائیس ہونے لگے۔ میں نے ان کو آواز میں دیکھا شروع کر دیں۔

”رنگ جاو۔ گئے ہوں رنگ پر چھوڑ کر موت جاو۔ کوئی تو میرے پاس رنگ رکھا ہے۔“

اب تھوڑی دیر جا کر رنگ گئے۔ میں کچھ انھوں نے میری صدا نہیں سنی تھی۔ اب انھوں نے کوئی رنگ نہیں رکھا تھا۔ اب انھوں نے وہیں کھڑے ہو کر وہ دھار دھار آجاتا تھا اور وہیں مل پڑے اور تھوڑی دیر بعد انھوں سے ادا ہو گئے۔

میں حیران تھا کہ اب کو کیا ہو گیا ہے۔ آج سب مجھ سے اکتے ہو گئے کیوں ہو گئے ہیں۔ غیروں کا کیا تھوڑا سا آج تو میرے انھوں نے بھی میرا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

میں اپنے اس دل اور اس پرکھنے والے پر غور کیا کرتا تھا آج وہ سب گئے اس دریا کے



2018

سید محمد رفیع - سید محمد رفیع کے والدین کے ساتھ



- بہت سے پول نے درست جوابات ارسال کیے۔ انعام پذیر پوزیشنوں پر انعامی رقمیں مساوی تقسیم کیا جا رہا ہے۔

الشيخ جوني كافي

2018

لاہور والے نوپاؤں کا تہوار

Lahore BESTIVAL

THE LARGEST BOOK FESTIVAL

یہاں کتاب گری تمام کتابیں اور اشتیاق اور کے ہاں خصوصی ایک ڈسٹ کے ساتھ حاصل کرنے کے لیے تشریف لائیے۔

ایکسپو سنٹر، جیو پرنٹاؤن لاہور 10 تا 19 رات 9 بجے

1 تا 5 نومبر جمعرات تا پیر

بچوں کے
مجموعہ ہاں اشتیاق اور
کے پڑنے اور سنے ہاں
کئی دستیاب ہوں گے۔

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لاہور کے بچوں میں
ہم نے اپنے کارکن کے لیے اسٹال کا اہتمام کیا ہے۔ یہاں ماہنامہ قراء کے اسٹال پر آپ بچوں کے اسٹال پر معروف
اور بچوں کی دل چسپ، سبق آموز اسلامی کہتوں پر مشتمل ترقیاتی کتابیں بھی حاصل کر سکیں گے۔

ماہنامہ قراء کے لیے خوش خبری۔

ماہنامہ قراء کے اسٹال پر آئیے۔ 20,000 روپے کے انعامات پائیے

بچوں کے انعامات
5,000/- روپے نقد مع پانچ ہزار روپے کی کتاب
دور انعامات
3,000/- روپے نقد مع تین ہزار روپے کی کتاب
تیسرا انعام
2,000/- روپے نقد مع دو ہزار روپے کی کتاب

یہاں ہاں! ماہنامہ قراء کا اسٹال ڈسٹ
کرنے والے 3 خوش نصیبوں کو 20 ہزار
نقد کے انعامات دیے جائیں گے۔

☆ اس قراء نامہ میں شامل ہونے کے لیے "ایکسپو بک فیر 2018" انعامی کوپن تیار کر کے
ماہنامہ قراء کے اسٹال پر جمع کروانا ضروری ہے۔ قراء نامہ ڈسٹ کے طلباء، طالبات کو اپنا
اپنی رائج سے اور دیگر کارکن ماہنامہ قراء کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں • انعامی کوپن 1 تا 5 نومبر ایکسپو سنٹر لاہور میں
روزانہ صبح 11 تا رات 9 بجے جمع کروایا جائے گا • انعام یافتگان کا فیصلہ بذریعہ قراء نامہ ڈسٹ کیا جائے گا • کئی کا فیصلہ
حق ہوگا جس پر معروض قابل قبول نہیں ہوگا • انعام یافتگان کا اسٹال ماہنامہ قراء کے بازار شمارے میں کیا جائے گا۔

شرائط و ضوابط

تمام تر تفصیلات اور
ایکسپو بک فیر میں مکتبہ قراء کے
اسٹال پر تشریف لانے کے لیے رابطہ کیجئے

0300
4611953

بچوں کا کتاب فیر

قراء

عقود و کتابت

24 فوٹ عوامی پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ، اسلام آباد
لاہور دفتر: 11002 11002 11002 11002

تو کون کون کہا ہے "ماہنامہ قراء" کے اسٹال پر؟

ایک بکری

حافظ بتائیے

فلاح و دارین اور اللہ تعالیٰ کی رضا
مائل کرنے کا بہترین ذریعہ



14,400/- روپے
تعلیمی اخراجات

ایک بچے کے سالانہ

ادا کر کے آپ بھی اس کا رنج
میں حصہ لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کیجیے

ڈی آر ایم کال سنٹر (مرکزی دفتر) - جاک-8-2

ڈی آر ایم کراچی - 36677322 - 36677321

شارع سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا - 11/1-A-11 - ڈی آر ایم

36605892 - 36605892 - 36604631

شارع سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

35832436 - 35824047 - 35823480

شارع سیدہ اجماع رضی اللہ عنہا

3731407 - 3731246

شارع سیدہ سعدیہ رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

5201635 - 5200174 - 5200035

شارع سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

4573639 - 4573639

شارع سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

3731407 - 3731246

شارع سیدہ سعدیہ رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

5201635 - 5200174 - 5200035

شارع سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

4573639 - 4573639

شارع سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

3731407 - 3731246

شارع سیدہ سعدیہ رضی اللہ عنہا - 17 - گولڈن روڈ

5201635 - 5200174 - 5200035

حفظ قرآن کریم کے لیے حصول برستوں کی آرزو اور تمنا ہے۔ قیامت میں اولین و آخرین انہما ہو کر کام نہاں
اصطلاح اسلام اور دنیا و مقام کے تمام امور میں جتنی بھی ضرورت ہو اس افراد کے نجات کے لیے کوششیں کریں اور ایک ایک طرف یہاں
لیکھیں انکی بھرتی ہیں جس سے انکی مسئلہ حل ہو سکتا ہے جسے بہت سارے گمراہ کی تہ کی ہے اس
سعادت کے حصول میں کامیاب رہیں۔ اس لیے علماء کرام و طلبہ دینے ہیں کہ پہلی کوشش یہ ہوئی چاہیے کہ اپنے کسی
بچے کا حفظ قرآن کی روایت سے لیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اپنے کسی عزیز کے بچے کو لے کر اسے حفظ قرآن کی
معاذت سے مزین کرے اور اگر پر بھی ممکن نہ ہو تو کسی بچے کے حفظ قرآن کے بدلے اپنے بچے کے اس کا اور
آپ بچے کا نام لکھوائے۔

قرآن کی حقیقی سلسلہ جاری نہ رکھنے والے ہر طبقہ خصوصاً مالی حلقہ جات کے بچوں کی کوششیں
لیے لازماً حرج بن جائیں گے۔ ان کا حکم جہاں "افراد و فیروز رست" کے تحت "ایک بچہ حافظ بنائے" انجیم کا آغاز
کیا گیا ہے تاکہ غریب اور غریبوں کو حفظ قرآن کریم کی روایت سے لیا جائے تاکہ آپ کی معمولی تہہ نہ مسم
تہہ و غل کی برکت سے اگر ایک بچہ بھی حفظ قرآن سے آراستہ ہو جائے تو ان شاء اللہ آپ کے لیے بہترین معاد
ہر بچہ نہ ہوگا۔ قرآن کی کسی بھی شرا سے بچے کا کام حاصل کر کے اس بچے کے اخراجات کی ذمہ داری اپنے کندھوں
پر لیں اور معاد ہر بار اور وہ آپ کا کام اتنا نہ رکھا ہے کہ ام لکھا نہیں۔ ان شاء اللہ اس بچے کی روزانہ سعادت کا
حصہ آپ کے اعمال میں حصہ لے گا۔

نوٹ: ہر بچہ میں رقم جمع کرانی جائز ہے۔ رقم جمع کرانے والے وقت سے ضرور حاصل کریں۔ اس کے علاوہ ہر بچہ اولیٰ کا امانت میں رہے اور اسے بھی جمع کر سکتے ہیں
افراد و فیروز رست (گرفتہ امانت لبر): 001-2063468-116

لیصل بینک لاہور، کہیں اس کھاتے پر رقم جمع کر سکتے ہیں۔

